مئی ۲۰۲۱

کل عام وانتم بخیر

ماہنامہ

ولی اللہ

ارمغان

29
TWENTY NINE YEARS OF PUBLISHING

₹ 25/-

ARMUGHAN, PHULAT
Muzaffar Nagar-251201 (U.P.)

پھلت ضلع مظفر نگر (یوپی)
www.armughan.net

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ماہنامہ

ارمغان

ولی اللہ

جلد ۲۹ شمارہ ۵ مئی ۲۰۲۱ء مطابق رمضان ۱۴۴۲ھ

سر پرست :
حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی

مدیر
وصی سلیمان ندوی

مجلس مشاورت
☆ مولانا محمد طاھر ندوی
☆ مولانا محمد اقبال قاسمی
☆ مفتی محمد ھارون مظاھری

پتہ
دفتر ارمغان
پُھلت ضلع مظفر نگر
Phulat, Distt. Muzaffar Nagar
251201 (U.P.) INDIA
Mob : +91-7060450315
9359774316 , 9412411876
e-mail : arm313@gmail.com
armuganphulat@yahoo.com
Website: www.armughan.net

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں
ہر قسم کی چارہ جوئی کیلئے مظفرنگر کی عدالت سے رجوع کیا جائے

سرکولیشن انچارج: محمّد حنیف قاسمی
سرکولیشن منیجر : عبدالقدیر انصاری
مشیراعزازی: ایوب بھائی بارڈولی والے

چیف رپورٹر : محمد ادریس قریشی
مشیر قانونی : امجد علی ایڈوکیٹ
موبائل : 9897354040

زرتعاون

❖ فی شمارہ 25روپئے ❖ سالانہ 300روپئے ❖ سالانہ رجسٹرڈ ڈاک سے 500روپئے
❖ اعزازی تعاون 1000روپئے ❖ بیرونی ممالک سے 30امریکی ڈالر ❖ لائف ممبرشپ 8000روپئے (برائے ۲۰ سال)

پرنٹر پبلشر محمد ادریس قریشی نے ڈیلکس پریس راج مارکیٹ مظفرنگر سے چھپواکر جمعیت شاہ ولی اللہ کیلئے پھلت ضلع مظفرنگر سے شائع کیا
(مدیر: وصی سلیمان ندوی)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرس

☆	اداریہ	وصی سلیمان ندوی	۳
☆	عیدالفطر کا پیغام	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ	۵
☆	ساقیا اب ہورہا ہے چل چلاؤ	مولانا محمد کلیم صدیقی	۷
☆	رمضان المبارک اور برادران وطن	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	۱۳
☆	اعتکاف کی فضیلت واحکام	مولانا محمد طارق نعمان	۱۶
☆	روزہ داری کے فوائد	مولانا عبدالماجد دریابادی	۱۹
☆	نسیم ہدایت کے جھونکے (انٹرویو)	**جناب عبد الرحمن**	۲۰
☆	شب قدر، فضائل واعمال	مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی	۲۵
☆	دعوتی سوالات اور میرے جوابات	جناب ریاض موسیٰ ملیباری	۲۸
☆	مدارس کی ناقدری مسلمانوں کے زوال کا سبب	ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز	۳۲
☆	رمضان المبارک (نظم)	جناب عبدالکریم شادؔ	۳۴
☆	دعوت دین اور اس کی مشکلات	جناب مدثر جمال تونسوی	۳۵
☆	تعارف جامعہ امام ولی اللہ اسلامیہ، پھلت	ادارہ	۳۷
☆	خبروں کی دنیا	محمد ادریس ولی اللہی	۳۸
☆	فقہی مسائل	مفتی محمد عاشق صدیقی ندوی	۳۹
☆	آخری صفحہ	مولانا محمد کلیم صدیقی	۴۰

اس دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت **مئی** سے ختم ہورہی ہے، رسالہ کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے دفتر کو اطلاع دیں یا فوراً رقم ارسال فرمائیں۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

برکتوں کا مہینہ اب ختم ہونے کو ہے

رمضان المبارک کا مہینہ اپنی رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ ختم ہونے کو ہے، انعامات خداوندی کی بارش اب تھمنے کو ہے،اور موسلا دھار بارش کی طرح اس ماہ میں برسنے والی نوازشات وعنایات سے دامن بھرنے کا موقع اب چھن جانے کو ہے، رحمت وبرکت کی یہ ساعتیں مسلسل گذرتی چلی جارہی ہیں،اور وقت کا سرمایہ برف کی سل کی مانند لگاتار پگھل رہا ہے، دانائی اسی میں ہے کہ وقت کی اس نعمت کو ضائع نہ ہونے دیا جائے۔اس لئے ایسے وقت میں ہمیں ٹھہر کر چند باتوں پر غور کرنا چاہئے اور کچھ امور کا اہتمام کر لینا چاہئے، پہلی بات تو یہ ہے کہ جو چند دن باقی ہیں، ان کو غنیمت سمجھا جائے، روزہ، نماز، تلاوت اور ذکر و اذکار میں اس وقت کو صرف کیا جائے،اور بے جا مصروفیات اور لایعنی کاموں سے دور رہ کر اس کے ایک ایک لمحہ کو قیمتی بنایا جائے، دوسری بات یہ ہے کہ دعاؤں کی کثرت کر لی جائے کہ مزدوری کی اجرت ملنے کا وقت قریب ہے،اور قرآن کریم میں فرضیت رمضان کے اعلان کے فورا بعد بندوں کو مانگنے کا حکم دیا گیا ہے،اور اس لئے بھی کہ انسانیت موجودہ دور میں جن مشکلات ومسائل سے گذر رہی ہے ان سے نکلنے اور بچنے کا راستہ صرف اضطراری دعاؤں میں ہی ہے، یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ عزوجل کی توفیق سے جو عبادتیں ہم نے کی ہیں، اللہ جل شانہ ان عبادتوں کو قبول فرمالے۔

تیسری بات یہ ہے کہ ہمیں اپنا محاسبہ بھی کرنا چاہئے کہ رمضان کی صورت میں جو قیمتی سوغات اور اللہ عزوجل کو خوش کرنے کا موقع ملا تھا، اس کی ہم نے کتنی قدر کی؟ جن لوگوں نے اس قیمتی نعمت کی قدر کی اور رمضان کے شب وروز کو مغفرت اور اللہ عزوجل کی خوشنودی کا ذریعہ بنالیا، وہ قابل مبارکباد ہیں،اور خدانخواستہ جن لوگوں نے اس قیمتی نعمت کو اپنی غفلت میں ضائع کیا،اور اس کی قدر نہیں سمجھ سکے، تو اب بھی وقت ہے، وہ اس بچے ہوئے وقت کی قدر کریں اور سچے دل سے توبہ کرکے اللہ عزوجل سے یہ دعا مانگیں کہ اللہ انہیں اگلے رمضان تک پہنچائے اور اگلے آنے والے تمام رمضانوں کی قدر کرنے کی توفیق دے۔اور نفس کے فریب اور دنیا کی ظاہری چمک دمک میں گھرے ہونے کی وجہ سے رمضان کی عبادتوں میں حضورِ قلب اور خشوع وخضوع میں جو کمی رہ گئی ہے، اس پر سچے دل سے استغفار کرنا چاہئے؛ تاکہ ہمارے ناقص اعمال اور کھوٹے سودے اللہ کے فضل اور استغفار کی برکت سے صحیح داموں پر اللہ کی بارگاہ میں قبول ہوجائیں۔

ماہ رمضان المبارک کو تین عشروں میں بانٹا گیا ہے جس میں ہر عشرے کی اپنی الگ خصوصیت بیان ہوئی ہیں۔اب اس کے آخری عشرہ کا آغاز ہونے والا ہے، اس عشرہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس عشرہ کو جہنم کی آگ سے نجات کا عشرہ کہا گیا ہے۔اس عشرہ کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اس عشرہ کی طاق راتوں میں ایک رات لیلۃ القدر ہے، جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، ایک حدیث میں ارشاد ہے:

شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری طاق راتوں یعنی اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا انتیسویں راتوں میں تلاش کرو۔ حضرت

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ رات بھر جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور کمر بستہ ہو کر خوب عبادت کرتے۔ جس رات کی تعریف وتوصیف قرآن پاک میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور نبی پاک ﷺ نے اپنے عیال کو اس رات میں عبادت کا حکم دیا، اس رات کی فضیلت کا کوئی کیا اندازہ کر سکتا ہے۔ اس لئے ان راتوں میں عبادت کرنا، اور اعتکاف میں بیٹھ کر اپنی ذات کو دنیا سے جدا کر کے، اللہ کی چوکھٹ پر پڑ کر، چند دن اس کی عبادت اور ریاضت میں گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس عشرہ کے بعد روزہ داروں کو ان کے روزوں کے صلہ میں عید عنایت کی جاتی ہے، یہ پورے ماہ کی عبادات وریاضات کا اجر ملنے کا وقت ہوتا ہے، لیکن عموماً آخری عشرہ ہی میں ہمارے یہاں عید کی تیاریاں اپنے عروج پر ہوتی ہیں، بہت سی خواتین وحضرات آخری عشرہ میں عید کی تیاریوں میں مشغول نظر آتے ہیں، بجائے عبادات وریاضت کے ان کے شب وروز بازاروں اور دکانوں میں گزرنے لگتے ہیں، اس خریداری کا ایک رخ تو یہ ہے کہ نت نئے ڈیزائن کے ڈریس مارکیٹ میں موجود ہوتے ہیں، یہ لباس اپنے مخصوص نام اور برانڈ کی وجہ سے قیمتوں میں ایک سے بڑھ کے ایک ہوتے ہیں، ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی جن کی استطاعت ہے وہ یہ ڈرائیز لباس خریدنے کی دوڑ میں بڑھ چڑھ کر شامل ہوتے ہیں، بلکہ لباس کے ساتھ دیگر لوازمات پر بھی بے دریغ پیسہ لٹا دیتے ہیں، اس تمام دنیاداری میں وہ لوگ جو سفید پوش ہیں وہ نہ صرف عید کی خوشیوں کو منانے سے محروم رہ جاتے ہیں بلکہ وہ اس مقابلہ بازی میں احساسِ محرومی کا شکار رہ جاتے ہیں۔

وہ عید جس کو تمام امتِ مسلمہ کے لیے مسرتوں کا پیام ہونا چاہیے، اور صدقات وخیرات کے ذریعہ ہر کہ ومہ، امیر وغریب مسلمان کو اس خوشی سے پورا حصہ ملنا چاہئے، ان کی آخری عشرہ کی راتیں عبادت کے بجائے فضولیات میں بسر ہو رہی ہوں، اور بازاروں کی رونق بڑھانے اور نت نئے فیشن تلاشنے میں گذر رہی ہوں، تو یہ کتنی بڑی محرومی کی بات ہے۔

ہمیں یہ احساس تو ہونا ہی چاہئے کہ روزے کا اصل مقصد صرف کھانا، پینا چھوڑ دینا نہیں ہے، بلکہ اپنے جسم وجان اور نفس کو عمدہ خصائل واخلاق کا عادی بنانا، اور انسانی ہمدردی کے جذبات اپنے اندر پرورش کرنا ہے، اسی کے ساتھ اُن تمام کاموں سے دور رہنا ہے، جو اللہ اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو ناپسند ہیں۔ جیسے غصّہ کرنا، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، کسی پر تہمت لگانا اور دیگر برائیوں سے اپنے آپ کو بچانا۔ رمضان کی ان آخری ساعتوں میں ہم اگر خود کو ان چیزوں کا عادی بنا سکے اور بعد کے دنوں میں اس عہد پر قائم رہ سکے، تو یہ اس رمضان کا بڑا فائدہ ہے، رمضان یقیناً نیکیوں کے لئے فصل بہار ہے؛ لیکن اللہ عزوجل کی عبادت اور اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کا حکم صرف رمضان کے ساتھ خاص نہیں ہے، ہر دن بلکہ ہر پل کے لئے ہے؛ اس لئے رمضان کے ختم ہو جانے کے بعد بھی عبادتوں، تلاوت اور ذکر واذکار کا اہتمام، خوش خلقی، اپنے اور پرائے سے حسن سلوک اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا مزاج باقی رکھنا چاہئے۔

اپنے معزز قارئین ارمغان سے ایک عاجزانہ درخواست یہ بھی ہے کہ رمضان کے ان بقیہ ایام میں جہاں اپنے لئے، اپنے اہل خانہ اور دوست احباب کے لئے دعا کی توفیق ہو، اس موقع پر اپنی دعوتی تحریک جمعیت شاہ ولی اللہ اور اس کے دینی دعوتی ترجمان ارمغان کے لئے بھی دعا فرمائیں، اور انٹرنیٹ پر PDF کی کتابوں کے سیلاب میں، مطبوعہ کتاب خوانی جس طرح متأثر ہو رہی ہے، اور اردو رسالوں کے خریدار کم ہوتے جا رہے ہیں، اس رسالہ کے ساتھ پہلے سے زیادہ اپنے تعلق کا عملاً اظہار فرمائیں۔

وصی سلیمان ندوی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

عید الفطر کا پیغام

ایک قرآنی آیت کی تشریح

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی نور اللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ...یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر و لتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھدا کم ولعلکم تشکرون، و اذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون

''اللہ تمہارے حق میں سہولت چاہتا ہے اور تمہارے حق میں دشواری نہیں چاہتا اور یہ (چاہتا ہے) کہ تم شمار کی تکمیل کرلیا کرو اور یہ کہ تم اللہ کی بڑائی کیا کرو، اس پر کہ تمہیں راہ بتادی، عجب نہیں کہ تم شکر گزار بن جاؤ اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو میں تو قریب ہی ہوں، دعاء کرنے والے کی دعاء قبول کرتا ہوں، جب وہ مجھ سے دعاء کرتا ہے۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ میرے احکام قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں عجب نہیں کہ ہدایت پا جائیں۔''

یہ سورۂ بقرہ کی وہ آیتیں ہیں، جن کا تعلق رمضان المبارک سے ہے اور جن کی ابتدا ہوتی ہے:

''یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون'' سے

اور اسی میں یہ آیت ہے ''شھر رمضان الذی انزل فیہ القران ھدی للناس وبینٰت من الھدی و الفرقان''

اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے، اس کا منشا اور ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، ''ولا یرید بکم العسر'' وہ تم کو مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتا، یہ ۳۰ یا ۲۹ دن کے جو روزے ہیں کوئی پہاڑ نہیں ہیں، یہ مسلسل چلتے ہیں اور جلد ختم ہوجاتے ہیں اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ''ولتکبروا اللہ علی ماھداکم'' اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو، اس پر کہ اللہ نے تم کو ہدایت دی، اللہ نے ہدایت کی جو نعمت تم کو عطا فرمائی ہے، اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو ''ولعلکم تشکرون'' اور تاکہ تم شکر کرو۔

اس آیت میں عید کا بھی ذکر کردیا

اللہ جل شانہٗ نے اس آیت میں عید کا بھی ذکر کردیا، عید کا نام تو نہیں آیا، لیکن عید کا منشا، عید کا مقصد اور عید کا وظیفہ، عید میں کرنے کا کام، یہ سب اس میں آگیا کہ جب اللہ تعالیٰ رمضان میں روزہ کی توفیق دے کہ رمضان آئے اور خیریت کے ساتھ، توفیق الٰہی کے ساتھ، دن کے روزوں کے ساتھ، رات کی عبادتوں کے ساتھ گذر جائے: ''ولتکبروا اللہ علی ماھداکم'' اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اللہ نے ہدایت دی، ایمان و اسلام کی دولت سے نوازا اور پھر توفیق دی، اگر ان میں سے ایک چیز بھی نہ ہوتی تو کہاں کا رمضان اور کہاں کا روزہ، دنیا میں پچاسوں قومیں ہیں، سیکڑوں قومیں ہیں وہ اتنا جانتی ہیں کہ رمضان کا مہینہ مسلمانوں میں آتا ہے، جیسے ہمارے یہاں مہینہ آتا ہے، انہیں پتہ بھی نہیں چلتا کہ کب رمضان آیا اور کب ختم ہوگیا اور ان کے مہینوں اور رمضان میں کیا فرق ہے۔

تو پہلی چیز تو یہ ہے کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی، ہم کو اسلام کی دولت سے نوازا، جس نے ہمیں صحت دی، ایسی صحت جس سے روزہ رکھ سکیں اور پھر اس کے بعد سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ توفیق دی، سب کا انحصار توفیق پر ہے، ساری چیزیں جمع ہیں مگر

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

توفیق نہیں تو کچھ نہیں، یعنی روزہ رکھنے کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے، عمر تو اللہ کے فضل سے زندگی ہے، جوانی چاہئے، بلوغ چاہئے، تو وہ بھی موجود ہے، صحت چاہئے تو وہ بھی موجود ہے، اور روزے کے مسئلے معلوم ہونے چاہئیں تو وہ بھی معلوم ہیں، حکومت روکتی، قانون روکتا یا ڈاکٹر ہی نے کہا ہوتا کہ تمہارے لئے روزہ رکھنا نامناسب ہے، نقصان دہ ہے، تو یہ بھی نہیں ہے، پھر روزہ کیوں نہیں ہو رہا ہے، توفیق نہیں ہے۔

توفیق کا مطلب

توفیق وہ چیز ہے جس کا ترجمہ کسی زبان میں نہیں ہوسکتا، توفیق کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا رحمت کا ارادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اس کے دل میں یہ خیال اور جذبہ ڈال دینا کہ یہ کام کرنا ہے کہ تمام رکاوٹوں اور موانع کو ہٹا دینا ہے اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ فیصلہ کرنا کہ یہ کام ہو، یہ شخص روزہ رکھے، نماز پڑھے، ان سب کے مجموعے کا نام توفیق ہے، اتنی لمبی جو ہم نے عبارت بیان کی وہ عربی کے قرآن مجید کے ایک لفظ میں آ گئی ہے، اس کا نام ہے ''توفیق''

آپ دیکھیں گے، اپنے محلّہ میں دیکھیں گے کہ ماحول موجود، سارے اسباب موجود، شرائط موجود، فضا موجود، لیکن روزہ نہیں اس لئے کہ توفیق نہیں اب اللہ نے تم کو ساری چیزیں اور ساتھ میں توفیق بھی عطا فرمائی، اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو۔ ''ولتکبروا اللہ علی ماھداکم''

اس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد ھوا

چنانچہ مسنون بھی یہ ہے کہ عید آئے، عید الفطر ہو، تو آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا آئے اور عید الاضحیٰ ہو تو ذرا بلند آواز سے ''اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد'' پکارتا ہوا آئے اور مسنون یہ ہے کہ ایک راستہ سے آئے اور دوسرے راستہ سے جائے، تاکہ ساری فضا اس سے معمور ہو جائے اور وہاں کے رہنے والوں کے کانوں میں یہ آواز پڑ جائے اور وہ زمین گواہی دے اور جب تک عید کی نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے، یہ کہتا رہے،'' ولعلکم تشکرون''تاکہ تم شکر کرو، اللہ نے ہمیں توفیق دی اللہ نے ہم سے روزے رکھوائے، کوئی بیماری وغیرہ کے باعث چھوٹ گیا تو اس کے لئے بھی نیت اچھی کی اور دنیا میں جتنے بھی خوشی کے تہوار ہیں سب میں خوشی ہوتی ہے، یعنی اس میں جو فرائض ہوتے ہیں، روزمرہ کا جو معمول ہے وہ بھی معاف ہو جاتا ہے، لیکن اسلام تنہا مذہب ہے کہ اس میں خوشی کے دن کام بڑھا دیا جاتا ہے، کام ایسا بھاری نہیں ہوتا کہ آدمی کہے کہ کام نہیں ہوتا، نہیں بلکہ کام ایسا مبارک ہوتا ہے ترقی دینے والا ہوتا ہے اور معقول ہوتا ہے اور انسانیت وشرافت کا ہوتا ہے، یہ جو دو رکعتیں آپ نے پڑھیں وہ روز کی نہیں ہوتیں، ہاں کوئی اشراق وچاشت پڑھے، جو فرض وواجب نہیں ہیں، لیکن عید کی نماز بڑھا دی گئی اور تہوار آپ دیکھیں گے تو اس میں عبادات معاف ہو جاتی ہیں، کوئی پوجا کرے یا نہ کرے چرچ جائے یا نہ جائے، کرسمس ہے چھٹی کا دن ہے اور یہاں تو کام بڑھا دیا گیا کہ فجر کی نماز پھر ظہر کی نماز درمیان میں دوگانہ اور بڑھا لیں، یہ ہے اسلام میں شکر کا طریقہ، شکر کا طریقہ چھٹی نہیں ہے۔ بلکہ بات یہ ہے:

اس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد ہوا

اس امت کو سبق یاد ہو گیا ہے الحمد للہ۔ ساری امتیں سبق بھلا بیٹھیں، بات یہ ہے کہ روئے زمین میں کوئی امت ایسی نہیں جس کو سبق یاد ہو، تنہا یہ امت ہے جس کو سبق یاد ہے، کچا پکا جیسا بھی ہو، تو جب اس کو سبق یاد ہوا چھٹی نہیں ملی، سبق یاد کرنے والے لڑکے کو، مکتب میں پڑھنے والے کو چھٹی نہیں ہے، بلکہ اس کی ذمہ داریاں ہیں اور اس کو اپنی اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہئے، اس سے اس میں اضافہ ہوگا کمی نہیں ہوگی۔

تو دو رکعت یہ اور فطرہ الگ دینا پڑتا ہے، دوسروں کے تہواروں میں یہ نہیں بلکہ وہاں تو کھاؤ پیو، وہاں معاملہ یک طرفہ ہے اور یہاں لینے سے زیادہ دینا ہے، غریبوں کو فطرہ دو، اللہ کے سامنے دو رکعت شکرانہ کی نماز پڑھو اور پھر تکبیر پڑھو اور اللہ کا شکر ادا کرو۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ساقیا اب ہو رہا ہے چل چلاؤ

ہر لمحہ رخصت ہو رہا ہے رمضان کی قدر کیجئے!

مولانا محمد کلیم صدیقی کا ایمان افروز خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ...یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَایُرِیْدُبِکُمُ الْعُسْرَوَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَاھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ.وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ،اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَادَعَانِ،فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ.

حضرات! اللہ کا کرم واحسان ہے کہ ابھی ہم انتظار کررہے تھے اللہ کی رحمت کا،اوراس کی عطا کا،جس نے قرآن کے جشن کا یہ مہینہ رمضان المبارک اپنے فضل سے عطا فرمایا،اوراس کا پہلا عشرہ رحمت کا دیکھتے دیکھتے گذر گیا اورعن قریب دوسرا عشرہ مغفرت کا ختم ہونے کو ہے اور ہم تیسرے اورآخری عشرے کا استقبال کررہے ہیں جو دوزخ سے رہائی کا ذریعہ ہے۔جس کے بارے میں "عِتْقٌ مِّنَ النَّارْ" (دوزخ سے چھٹکارہ) فرمایا گیا ہے،یہ سب سے بڑی فضیلت کا عشرہ ہے،پہلے بھی میں نے کسی موقع پر یہ بات عرض کی ہے کہ ہم لوگوں کواس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے کہ ہم اللہ کے نبی ﷺ کے رمضان المبارک کے طریقہ اورقدردانی کودیکھیں اورآپ ﷺ کے مبارک طریقہ کی اتباع اور پیروی کریں،اس لئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ"، آپ فرمادیجئے کہ اگرتم اللہ سے محبت کرتے ہواورتم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے (تمہارے عمل کومقبول کرلیں اور اپنی بارگاہ میں تمہاری عبادت ،نیکی ،تمہاری زندگی کی نقل و حرکت،تمہارے رمضان وتراویح اورتلاوت کوقبول کرلے) تو صرف اور صرف ایک ہی طریقہ ہے "فَاتَّبِعُوْنِیْ" کہ نبی ﷺ کی پیروی اور اتباع کی جائے،اللہ کے نبی ﷺ کا رمضان المبارک میں یہ معمول تھا کہ جیسے جیسے رمضان گذرتا جاتا تھا آپ کی عبادت میں انہماک بڑھتا جاتا تھا،حتی کہ آخری عشرہ میں یہ حال ہوجاتا تھا کہ نہ صرف یہ کہ خود جاگتے تھے،بلکہ اپنے گھر والوں کی بھی شب بیداری اور جگانے کا اہتمام فرماتے تھے ، اور پہلے سے زیادہ عبادت میں زیادتی فرمانے لگتے تھے،بلکہ آخری عشرہ میں نبی ﷺ کا یہ حال ہوجاتا تھا کہ صحابہ کے ساتھ اللہ کے در پر پڑ جاتے تھےاور طے کرلیتے تھے کہ بس اب تو اللہ کومنا کرہی دم لیں گے!

رمضان المبارک کا مہینہ ہےاوراس کا آخری عشرہ آرہا ہے تواس میں کیسے اللہ تعالیٰ کومنایا جائے،اس کا طریقہ سکھایا ہمارے نبی ﷺ نے۔دیکھئے یہ دین فطرت ہےاوراللہ تعالیٰ نے انسان کا مزاج ایسا بنایا ہے،کہ جس میں زیادہ نفع ہووہ اسے پسند ہوتا ہے اور یہ انسان کی فطرت ہے،اوروہ چاہتا ہے کہ اس کونقد بھی نفع مل جائے،تو دین فطرت نے اس کا بھی خیال رکھا۔

اس لئے اللہ کے نبی ﷺ نے ارشادفرمایا : "لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِیْنَ یُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِیْنَ یُلْقٰی رَبَّہٗ' (مسلم)'روزہ دار کے لئے دوخوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت یعنی روزانہ افطار کے وقت اورایک پورے رمضان کے بعد کی خوشی یعنی عید کی خوشی اور دوسرے اللہ سے ملاقات کے وقت کی خوشی۔اوراس پر جواجر ملے گا وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ خود بنفس نفیس مل جائے گا ،یا اللہ خوداس کا بدلہ دیں گے! دونوں طرح کے الفاظ روایت میں آئے ہیں۔

کسی خوشی کا موقع ہوتو ہرانسان چاہتا ہے کہ اسے خوشیاں ملیں اورخوشیاں منانے کا موقع بھی ملے۔اسی طرح کوئی غم ہوتا

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ہے تو آدمی چاہتا ہے کہ اس پر روئے اور اپنے غم کے تأثر کا اظہار بھی کرے۔ اسلام نے اس فطری تقاضے کو منع بھی نہیں کیا ہے۔ کوئی صدمہ آجائے تو اس پر زور سے نوحہ کرنے کو منع کیا گیا ہے لیکن آنکھوں سے آنسو بہانا اور اللہ کے سامنے گریہ وزاری کرنا اور اپنے غم کے اظہار کرنے کو منع نہیں کیا، بلکہ اس کے غم کو منانے کی تین دن تک اجازت دی ہے، رہا مسئلہ عورت کا اپنے شوہر کے سوگ کے سلسلہ میں تو شوہر بیوی کا ایسا رشتہ ہوتا ہے جس کا غم بڑا ہوتا ہے، اس لئے اس میں زیادہ مدت غم منانے کی اجازت دی۔

جب کسی مسافر کی آس ٹوٹ جاتی ہے
راستہ کی تنہائی فاصلہ بڑھاتی ہے

اس کے علاوہ کچھ معاشی وسماجی تقاضے بھی ہوتے ہیں تو بیوی کو شریعت نے چار ماہ دس دن تک سوگ منانے کی اجازت دی ہے اور اجر وثواب کی بات کہی بات ہے۔

اسلام سے پہلے بھی لوگ خوشیاں منایا کرتے تھے، حدیث میں آتا ہے کہ جس وقت اللہ کے نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ وہاں دو دن تھے جس میں لوگ خوشیاں مناتے تھے، تو اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہیں خوشیوں کے دو دن ان سے اچھے عطا فرمائے ہیں: ایک عید الفطر کا دن، اور دوسرے عید الاضحیٰ کا دن یعنی قربانی کا دن۔ یہ دو دن ہیں جن میں عید منانے کی اجازت دی، دیکھئے دین اسلام مذہب اعتدال کا نام ہے اور اسلام یہ کہتا ہے کہ انسان کا وجود دو چیزوں سے مل کر بنا ہے، ایک اس کا جسم ہے جس کے اعضاء ہیں جو ایک دوسرے سے ملے جلے ہیں۔ اور دوسرے روح ہے، جسم تو ظاہر ہے اور اصل چیز روح ہے، اگر کسی کو ظاہری جسم کی خوشی کے ساتھ روحانی خوشی ملے تو وہ اس خوشی سے زیادہ بہتر ہے جس خوشی میں صرف ظاہری جسم شامل ہو۔ اس لئے تمام عید کے دنوں میں اللہ تعالی نے ایک نظام بنایا ہے، اللہ کی رحمت کے قربان کہ اس نے ہمیں کیسا پیارا فطری دین عطا فرمایا جس میں جسم کے ساتھ ساتھ روحانی خوشی کا انتظام بھی فرمایا۔ اس کے لئے اللہ تعالی نے ایک نظام بنایا کہ دنیا میں کچھ لوگوں کو امیر بنایا اور کچھ لوگوں کو غریب بنایا، کچھ لوگوں کو وسائل عطا فرمائے اور کچھ لوگوں کو وسائل عطا نہیں فرمائے بلکہ وسائل سے محروم رکھا۔ جن لوگوں کو اللہ تعالی نے وسائل دیئے نعمتیں عطا فرمائیں، مال داری کی دولت سے نوازا ان کو اعزاز سے بھی نوازنا مقصود ہے اور ان کا امتحان بھی ہے کہ وہ ان لوگوں کو یاد رکھتے ہیں کہ نہیں جن کو وسائل سے محروم رکھا ہے۔ اسی لئے ہر خوشی کے موقع پر غریبوں کو شریک کرنے کا حکم دیا، اس میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ انسانی فطرت ہے کہ کسی ضرورت مند انسان، کسی دکھیارے اور کسی پریشان حال کے کام آکر انسان کو جو روحانی خوشی ملتی ہے، وہ کسی بڑی سے بڑی تقریب، یا کسی اور کاموں میں نہیں ملتی، چاہے وہ یوم پیدائش کی تقریب ہو، یا شادی بیاہ کا موقع ہو، اتنی خوشی میسر نہیں ہوتی جتنی کہ کسی پریشان حال کے کام آکر انسان کو ملتی ہے۔

ایک بزرگ تھے خواجہ بندہ نواز گیسو دراز میں نے ان کا ایک ملفوظ کسی وقت پڑھا تھا (یا کسی اور کا تھا) انہوں نے ایک بات فرمائی: تو یہ سمجھتا ہے کہ اگر تو کسی غریب کی مدد کر دیتا ہے، یا کسی ننگے کو کپڑے پہنا دیتا ہے، یا کسی بھوکے کو کھانا کھلا دیتا ہے، اور یہ سمجھتا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ احسان کیا، یہ صحیح نہیں ہے، تو نے اس کے ساتھ احسان نہیں کیا، بلکہ یہ عمل تو نے اپنے لئے کیا ہے۔ اس لئے کہ تو جو نیکی کرے گا، آخرت میں اس کا ثواب تجھ کو ملے گا، اور دنیاوی اعتبار سے اگر کسی ننگے کو دیکھ کر کچھ درد تیرے دل میں پیدا ہوا اور تو نے اس کی مدد کی، تو تو نے اپنے دل کے درد کو تسکین دینے کے لئے اسے کپڑے پہنائے۔ کسی بھوکے کو دیکھ کر تیرے دل میں اس کی بھوک کا درد پیدا ہوا، تو تو نے اپنے دل کا درد دور کرنے کے لئے اسے کھانا کھلایا، اور بلاشبہ کسی ضرورت مند کے کام آکر یہ سب تو نے اپنے لئے کیا، اس کیلئے کچھ نہیں کیا

اسی لئے اسلام نے عید الفطر کے موقع پر صدقۂ فطر کا اہتمام

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کیا اور اسے واجب قرار دیا، تاکہ جو لوگ غریب ہیں اور ضرورت مند ہیں ان کا بھی پورا خیال کیا جا سکے، اور جسمانی اور ظاہری طور پر خوشی منا کر اس کو روحانی طور پر بھی خوشی مل جائے اور اس کا عید کا مزہ دوبالا ہو جائے۔

چونکہ خوشی کے موقع پر انسان اپنے دوستوں عزیزوں کو ہدیہ دیتا ہے، کچھ تحفہ دیتا ہے، کوئی گفٹ (gift) دیتا ہے تو اس کی خوشی دوبالا ہو جاتی ہے، اور اگر وہ اپنے تعلقات والوں میں سے جس کو ہدیہ یا تحفہ دے رہا ہے، وہ بادشاہ ہو یا وزیر ہو یا کوئی بڑا آفیسر ہو، اور اس کا ہدیہ ان کے یہاں قبول ہو جائے تو پھر اس کی خوشی کے کیا کہنے۔ اسی طرح یہ جو صدقات اور خیرات ہیں، اور آدمی اس نیت سے دیتا ہے کہ میں اپنے اللہ کو دے رہا ہوں، احکم الحاکمین کے دربار میں پیش کر رہا ہوں۔ اگر ہم اپنے صدقات کو اور اپنی زکوۃ کو اس نیت کے ساتھ ادا کریں کہ ہم احکم الحاکمین کے حضور پیش کر رہے ہیں، جب یہ احساس ہوگا کہ احکم الحاکمین کے حضور پیش کر رہے ہیں تو جس طرح بڑوں کے سامنے ہدیہ اور تحفہ دیا جاتا ہے تو اس گفٹ کا سامان بھی بہتر ہوتا ہے، اور پیکنگ بھی خوبصورت بناتا ہے، اور اس کے دینے کا انداز بھی عجیب ہوتا ہے، اسی طرح اللہ کے حضور صدقہ دیتے وقت بھی یہی کیفیت ہونی چاہئے، کہ یقیناً ہم اس لائق تو نہیں کہ آپ کے بڑے دربار کے لائق کوئی ہدیہ پیش کر سکیں، مگر اپنے دل کی تسکین کے لئے کہ بادشاہ غریبوں اور فقیروں کا بھی ہدیہ قبول کیا کرتے ہیں، آپ پورے ملک ومملکت کے سب سے بڑے بادشاہ ہیں، آپ کے سامنے ہماری حیثیت کچھ بھی نہیں، ہم تو بندے ہیں، غلام ہیں، آپ تو احکام الحاکمین ہیں، بس آپ اپنے دربار میں قبول فرما کر ہمیں عزت وشرف بخش دیجئے۔ یہی ہوتا ہے نا۔

تو آیئے ہم عید کے مزے کو دوبالا کرنے کے لئے نیت کریں کہ شریعت نے ہماری روحانی خوشی کے لئے جو انتظام فرمایا ہے، تو اس مرتبہ چاہے ظاہری جسم کے طور پر ہمیں خوشی ملے یا نہ ملے، لیکن روحانی طور پر اس خوشی کو حاصل کریں گے۔ اس لئے کہ روحانی طور پر خوشی یہ شاہی خوشی ہے۔ اسی وجہ سے شاہ عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے (شاید بایزید بسطامیؒ) کا بھی یہ ملفوظ ہے، وہ فرمایا کرتے تھے، اگر دنیا کے بادشاہوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ سے تعلق قائم کرنے سے ہمارے دل میں کتنی بڑی بادشاہت ہے، تو وہ ہم سے جنگ لڑ کر ہمارے اندر کی روحانی بادشاہت چھین لینے کی کوشش کریں۔ تو جو روحانی خوشی ہے، اس کا مزا ہی کچھ اور ہے۔ میں نے شروع ہی میں عرض کیا تھا جب لوک ڈاؤن شروع ہوا تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ پر قربان جایئے ایسے شفیق نبی پر کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی شان بھی کیا شان ہے، واہ واہ مؤمن کی کیا شان ہے، کہ وہ ہر حال میں نفع میں رہتا ہیں۔ مشکل میں ہے تو صبر کرتا ہے، اور اجر وثواب کے ذریعہ اللہ کی معیت حاصل کرتا ہے، اور اگر اچھے حال میں ہے تو اللہ کی نعمتوں کا احترام کرتا ہے، اور اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اللہ کا شکر ادا کرتا ہے، تو وہ اپنی نعمتوں کو بڑھاتا بھی ہے اور اللہ کے پاس اپنے درجات بھی بلند کرتا ہے۔ تو یقیناً ہم فائدہ اٹھانا چاہیں تو فائدہ اٹھا سکتے ہیں، گذشتہ سال اللہ تعالی نے ہمیں لاک ڈاؤن کی مجبوری میں پابندی لگا کر ہمارے لئے آخری عشرے کی قدردانی کا اللہ نے ہمیں موقع دیا تھا، بعض لوگ دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ ہم چاہیں یا نہ چاہیں آپ ہماری گردن پکڑ پکڑ کر ہم سے دین کی خدمت کروا لیجئے اور اپنے فرمابرداروں میں شامل کر لیجئے۔ اللہ کے نبی ﷺ کا معمول تھا کہ سارے کام بند کر کے آخری عشرے میں بس اللہ کے ہو جاتے تھے، حتی کہ انسانوں سے ملنا بھی ختم، سب کام بند ہو جاتے تھے، اور آخری عشرے میں ہمارا حال یہ ہو جاتا ہے کہ عید کی تیاریوں میں ہماری خواتین محرم وغیر محرم کے امتیاز کے بغیر، زمین پر سب سے بری جگہ بازاروں میں جمع ہوتی ہیں، اور اس میں راتیں بھی گذرتی ہیں، حتی کہ ہماری شب قدر والی راتیں بھی خریداری میں گذرتی ہیں اس طرح ہم رحمت کی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بجائے لعنت کے حق دار ہوتے ہیں، اللہ نے انتظام کردیا، وبائی بیماری کی وجہ سے ہمیں پابند کردیا، ہم لوگ بازاروں میں نہیں جاسکتے، اس کا فائدہ اٹھائیں، ہم اعتکاف کریں اور خواتین گھروں میں اعتکاف کریں۔ آج میں نے مفتی عتیق صاحب بستوی کی خدمت میں مکہ معظّمہ کے ایک بڑے عالم حضرت مولانا مکی صاحب کی ایک ویڈیو کلپ بھیجی جس میں انہوں نے فرمایا چونکہ مسجدیں کھلی ہوئی نہیں ہیں تو آدمی اپنے گھر کو مسجد کا ایک کونہ بنائے اور اس میں اعتکاف کی نیت سے اعتکاف کریں انہیں ان شاء اللہ اس کا ثواب حاصل ہوجائے گا۔ تو اس پر مفتی عتیق صاحب بستوی نے بھی فرمایا میری رائے بھی یہی ہے کہ اس طرح اعتکاف کرسکتے ہیں۔ تو ہمیں موقع ملا ہے، ہم اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے گھر میں ہی خوب عبادت کریں اور کم سے کم گناہ سے بھی آدمی کسی وجہ سے بچ جائے گا، دیکھئے نیکی اگر آدمی کسی کو دکھانے کے لئے کرے گا تو وہ اس کے کچھ کام نہیں آئے گا لیکن اگر گناہ سے آدمی بچ گیا تو عذاب سے بچ جائے گا، اور آدمی لعنت کی جگہ سے بچ گیا۔ اور بازار ایسی جگہ ہے کہ اس میں اسراف بھی ہوتا ہے ''اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ، وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا'' بے دریغ خرچ کرتے ہیں، قرض لے لے کر عید کے لئے خرچ کرتے ہیں، اور ایسی جگہ خرچ کرتے ہیں جہاں قرآن نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ ایسے لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے، نافرمان ہے۔ قرآن کے حکم کو نہ ماننا گویا اپنے رب سے بغاوت کرنا ہے، تو ہم کو بے دریغ خرچ کرنے سے بھی بچایا اور بے پردگی سے بچایا، اور بازار میں وقت گذارنے سے بچایا، اس پر اللہ کا شکر ادا کریں کہ اللہ نے ہمیں آخری عشرے کی قدردانی کرنے کے حالات پیدا کئے، اس بار ہم اپنے اختیار سے ماہ مبارک میں اپنے کو خود پابند کریں کہ ہم اسراف سے بچیں، بے پردگی سے بچیں، ماہ مبارک خصوصاً عشرہ اخیرہ اور شب قدر کا انتہائی بیش قیمت وقت بازاروں میں گذارنے کے بجائے مسجدوں میں اعتکاف میں، یا اپنے گھروں میں عبادت میں گذاریں۔

اور جو صرفہ ہم عید کی تیاری وخریداری میں کر رہے تھے اسے اللہ کے حضور میں پیش کردیں، ارشاد ہے: ''مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا'' اسے ہم ایک نئے بزنس میں لگا دیں، اچھے تاجر کی پہچان ہے کہ جب پیسہ بچ جائے تو اسے کسی بہترین تجارت میں لگا دیتے ہیں، یہ تجارت بے حد نفع بخش ہے، اللہ تعالی فرماتے ہیں:

''مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ، وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ''

اگر کسی نے ایک پیسا خرچ کیا یہ ایسے ہے جیسے ایک دانہ ہے اور اس میں سے سات بالیاں نکلیں، اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، تو گویا سات سو گنا ثواب حاصل ہوگا اور اللہ تعالی نہ جانے کتنا عطا فرمائیں گے۔ اور ایسے تاجر جن کے پاس سرمایہ ہو اور مال بچ جائے تو وہ تجارت ڈھونڈتے ہیں، نہ جانے ہم نے کتنا پیسہ یہاں وہاں تجارتوں میں لگا دیا، اور کتنے غریب غرباء کم کمائی والے لوگ تھے انہوں نے نہ جانے کتنے پیسے انویسٹ میں لگا دیئے، اور کتنوں نے قرض لے لے کر لگا دیا، ابھی فی الحال میں ہی ایک نئی بزنس بیٹ کوئین شروع ہوئی تھی جس میں ہمارے کئی علماء وحفاظ نے پیسے لگا دئے، جس کے بارے کسی مفتی نے جائز ہونے کا فتوی لگا دیا تھا، حالانکہ اکثر علماء نے اس کے ناجائز ہونے کا فتوی دیا تھا، پھر اس کے بعد موٹر سائیکل کا چلا اس میں بھی کتنے لوگوں نے پیسے لگا دیئے، پھر ہیرا گولڈ میں لگا دیئے، نہ جانے کس کس میں پیسے لگا دیئے اور وہ سب ضائع چلے گئے۔ اور ہم ایسے اللہ کو نہ دیں جو پورا عطا کرنے والے ہیں اور اس پر وہ خود یہ فرما رہے ہیں کہ ہم سات سو گنا تک عطا فرمائیں گے۔ تو ہمیں

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بھی چاہئے کہ جو ہمارے پاس عید کی خریداری کا پیسا بچ گیا ہے وہ ہم اللہ کے ان بندوں پر خرچ کریں جو ضرورت مند ہیں، اس لئے کہ اللہ کے بندوں میں سے بہت سارے ضرورت مند لوگ فاقوں سے گذر رہے ہیں اور لوگ ''لَایَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا'' والے (یعنی وہ ایسے لوگ ہیں کہ نہیں سوال کرتے لوگوں سے لپیٹ کر) اور اہل بیت والے حضرات ہیں جن میں بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان پاس کچھ نہیں ہوتا اور ان کو صدقہ وغیرہ بھی نہیں دیا جا سکتا، بلکہ ان لوگوں کا ہم پر بڑا احسان ہے، ان کی نسلوں کا احسان ہے کہ ہماری نسلیں ان کا حق ادا نہیں کر سکتیں، اس لئے ان کے ساتھ شفقت واحسان کا معاملہ کرنا چاہئے۔

یہ جو عید کی خریداری کا بچا ہوا مال ہے، اسے دینی ضروریات پر خصوصاً دینی تعلیمی اداروں پر لگانا چاہئے، جو ہماری بنیادی ریڑھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور میں نے پہلے بھی اس کے متعلق ایک بات عرض کی تھی، علامہ ابن تیمیہ ؒ کا ایک قول ہے کہ تمہیں اپنی سب سے بڑی ضرورت دیکھنی ہو تو دشمن کے تیروں اور نیزوں کے رخ دیکھو، اس لئے کہ دشمن کے تیر اور نیزے اسی طرف جاتے ہیں جہاں آپ کی سب سے بڑی ضرورت ہو۔ آج ساری دشمن اسلام طاقتیں اس بات پر متفق ہیں کہ اسلام اور مسلمان (جو ہماری دعوتی غفلت اور مجرمانہ غفلت کی وجہ سے اس کو خیر کی بجائے شر سمجھ رہے ہیں) سے بچنے کا طریقہ بس یہی ہے کہ مدرسے ختم کردیئے جائیں یا مدرسوں کی روح کو ختم کردیا جائے، اس لئے آج ہماری سب سے بڑی ضرورت مدرسے ہیں۔ لہٰذا آج ہی سے ہم یہ طے کرلیں کہ ہم اپنے دین کے قلعوں کی حفاظت دل وجان سے کریں گے، اور یہ بھی طے کرلیں کہ ہماری عید کا جو خرچ ہے اس کا تخمینہ بنا کر ہم اپنے کسی بھی قریب کے مدرسہ میں دیں گے، اس لئے کہ قاعدہ تو یہی ہے '' اَقْرَبَ زَمَانِیْ وَ مَکَانِیْ '' کہ ہر لحاظ سے جو قریب ہے اس کا حق زیادہ ہے، یا آپ جس کو سمجھتے ہیں ان کے ذریعہ سے اسلام کو زیادہ ترقی ملے گی، تو آپ اس مدرسہ میں جا کر جمع کرادیں، آپ کو مسلسل صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا، آپ کے پیسوں سے جو بھی طالب علم قرآن پڑھے گا اور وہ پڑھا کر پھر دوسروں کو پڑھاتا رہے گا اور وہ بھی پڑھاتے رہیں گے اور دین کی دعوت کا کام کرتے رہیں گے، یہ سلسلہ یوں ہی نسل در نسل چلتا رہے گا۔ آپ قبر میں ہوں گے اور یہ ایسا پلانٹ لگ جائے گا اور یہ ایسی مسلسل لامتناہی بزنس ہوگی، جس کا اجر وثواب اور نفع کبھی ختم نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ بڑھتا ہی رہے گا۔ تو ہم یہ سلسلہ شروع کریں۔

اور دوسرا یہ کہ جو صدقہ فطر ہے کہ ہم اس کو روحانی خوشی حاصل کرنے کے لئے اور اپنی شرف وعزت بنانے کے لئے اس طور پر ادا کریں کہ احکم الحاکمین کے دربار میں قبول ہوجائے اور وہاں سے ہم کو سند مل جائے، کہ ہم نے اس کو قبول کرلیا۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ سند مل جاتی ہے، جیسے کسی نے باشاہ کو ہدیہ بھیجا اور بھیجنے والے کو پتہ لگ جائے کہ اس کا ہدیہ قبول کرلیا گیا ہے، تو گویا اس کو وہاں کی سند مل جاتی ہے، اور جب اللہ رب العزت قبول فرمائیں گے تو اس کے شان شان قبول فرمائیں گے۔ ہم لوگ کیا کرتے ہیں، دیتے بھی ہیں تو مجبوری کے ساتھ، مجھے اس وقت حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی ایک بات بڑی دل کو لگتی ہے کہ دنیا کی چیزوں میں ایسی نیت کرتے ہیں کہ ہر چیز میرے پاس ایک نمبر کی ہو، کہ گاڑی ہو تو سب سے اچھی ہو، مکان ہو تو اچھے سے اچھا ہو، کپڑے ہوں تو ایک سے ایک نمبر کے، اور فون ہو تو ایک نمبر کا۔ لیکن دینی کاموں میں ہم سب سے نیچے رہتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم دنیادار آدمی ہیں۔

دیکھئے حدیث پاک میں صدقہ فطر ادا کا جو پہلے ذکر کیا گیا ہے وہ کھجور کا ہے ''صَاعَ مِنْ تَمرٍ'' ایک صاع کھجور یا ''صَاعَ مِنْ زَبِیْبٍ'' ایک صاع کشمش، یا ''صَاعَ مِنْ جَوْءٍ'' یا ایک صاع جَو اور آخر میں گیہوں کا ذکر فرمایا ''نِصْفُ صَاعٍ'' کہ نصف صاع گیہوں، لیکن ہم لوگ کیا کرتے ہیں کہ نصف صاع گیہوں

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کے ہی پیسے دیتے ہیں، حالانکہ کھجور کا ذکر پہلے فرمایا۔ دیکھئے اگر ہم کو کھجور اپنے کسی بڑے کے یہاں یا داماد یا سمدھی کے یہاں پہنچانا ہو تو کیا ہم دس بیس روپے کلو والی بھیجیں گے؟ نہیں بلکہ وہ کھجور روانہ کریں گے جو اچھے سے اچھی والی، اجوا کھجور جو تازی ہو، فریش ہو، اچھی کمپنی کی ہو، جس کا لیبل اچھا ہو، ایسا ہی کریں گے کہ نہیں؟ اور سب سے بڑے احکم الحاکمین، ساری کائنات کے مالک ''اِذَا اَرَادَ شَیْأً اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنَ'' کی شان رکھنے والے رب کے حضور دے رہے ہیں، احکم الحاکمین کو دے رہے ہیں، تو کیسی دیتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی غریب ہے، جس کو اللہ تعالی نے موقع نہیں دیا ہے کہ وہ اس صدقہ فطر کو ادا کر سکے بلکہ ان کو خود اس صدقہ کی ضرورت ہے اور وہ سنت ادا کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنی حیثیت کے مطابق گیہوں سے ادا کر سکتے ہیں، کہ شریعت نے گنجائش دی ہے ہر ایک کو اپنی دل کی حیثیت کے مطابق خرچ کرنے کی۔ لیکن جن کو اللہ نے موقع دیا ہے ان کو چاہئے کہ وہ کھجور کے دام سے صدقہ فطر ادا کریں اور کھجور میں اَجوا کھجور سے دینا چاہئے، وہ اگر پچاس درہم کی ہو، تو گویا گیارہ سو روپے کی ہوئی، اس اعتبار سے تقریباً ایک صاع صدقہ فطر کی قیمت تین ہزار روپیوں کے برابر ہوتی ہے، اور اس کو بوجھ سمجھ کر نہیں دینا چاہئے، وہ کوئی پینالٹی یا ڈگری وغیرہ نہیں ہے، بلکہ اس کا اجر و ثواب بڑھتا ہی رہے گا ''وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَاءُ'' تم جو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اس کا اجر دنیا ہی میں دس گنا دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں بہت زیادہ، کم سے کم دس گنا تو ملتا ہی ہے۔ تو بہت ہی شوق کے ساتھ ادا کریں، اس طرح ادا کریں کہ قبول ہو جائے، اس لئے ہو سکے تو کھجور کی قیمت دیں، یا کشمش کی قیمت دیں، یا جَو کی بھی قیمت دے سکتے ہیں اس لئے کہ گیہوں کے مقابلہ اس کی قیمت بڑھی ہوئی ہے۔ جب بھی ادا کریں تو دل کی کیفیت کے ساتھ دیں، بوجھ سمجھ کر ادا نہ کریں کہ چلو بوجھ ٹل گیا، سرکاری فائن تھی یا پینالٹی تھی، اسے ادا کرنا مجبوری ہے، تو ایسا نہ سمجھے بلکہ وہ ہمارے محبوب رب ہیں احکم الحاکمین ہیں، اس اللہ کے دربار میں قبول ہو جائے، اگر ہم نے ایسا کیا تو یقیناً ہم جو ظاہری طور پر تقریب مناتے ہیں اس سے کہیں زیادہ خوشی ملے گی، تو اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور آخری عشرہ کی قدر کریں، اور زبردستی کر کے بازاروں میں جا کر اللہ کی لعنت کے مستحق نہ بنیں، خصوصاً خواتین کا طبقہ کہ وہ نامحرموں کے پاس جائے اور ان سے خریداری کی باتیں کرے، اس سے حتی الامکان اپنے گھر والوں کو بچائیں اور جو خریداری کا پیسہ ہے اس کا تخمینہ کر کے ضرورت مندوں کو، دین کے کاموں میں خصوصا دینی اداروں اور دینی تحریک والوں میں خرچ کریں، اور سو فیصد یکسوئی کے ساتھ ان راتوں کو مخصوص کر کے عبادت بھی کریں اور خاص طور پر اپنی عید کو ظاہری خوشی کے بجائے روحانی خوشی کے طور پر منائیں، اور جو اندر کی بادشاہت ہے اللہ والوں کی، اس کا پورا پورا مزہ لیں، اور عید کی تقریب کا جو اللہ تعالی نے خاص موقع دیا ہے، دعا ہے اللہ تعالی اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

زیر سرپرستی
داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی دامت برکاتہم
مدرسہ دعوت الایمان
نزد قلعہ، راج پورہ-140401 (پنجاب)
صوبہ پنجاب کے موجودہ ماحول میں
دعوت ودین اور تعلیم وتربیت کی مثالی جدوجہد
مولانا محمد ولی شمالی ندوی (مہتمم)
موبائیل:8847266681

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

رمضان المبارک اور برادران وطن

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

رمضان المبارک کا مہینہ ضبط نفس کی تربیت کا اور مواسات وغم گساری کا مہینہ ہے، اس مہینہ میں ہمیں روزہ کا حکم دیا گیا ہے، نفل نمازوں کا اجر بتایا گیا ہے اور اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی تلقین کی گئی ہے، پھر اس مواسات وغم خواری کے دائرہ کو مسلمانوں تک محدود نہیں کیا گیا، گویا پوری انسانیت اس مہینہ کی نسبت سے حسن سلوک کی مستحق ہے، اس پس منظر میں ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ماہِ مبارک میں برادرانِ وطن کے ساتھ ہمارا کیا سلوک و رویہ ہونا چاہئے؟

بنیادی بات یہ ہے کہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم، انسانی اخوت کا رشتہ ہم سب کو ایک دوسرے سے جوڑتا ہے؛ کیوں کہ قرآن نے بہت ہی واضح تصور دیا ہے کہ پوری انسانیت کے ماں باپ حضرت آدم وحوا علیہم السلام ہی ہیں، گویا ہم سب ایک کنبہ کے افراد اور ایک خاندان کے ارکان ہیں، یہ رشتہ ہمیں برادرانِ وطن کے ساتھ حسن سلوک اور بہتر رویہ کی راہ دکھاتا ہے، اس پس منظر میں ہمیں غور کرنا چاہئے کہ رمضان المبارک اور عید میں ہم اپنے غیر مسلم بھائیوں کو کس طرح شریک کر سکتے ہیں؟

ہمارا عقیدہ ہے کہ ایمان ہی انسان کی نجات کا واحد راستہ ہے، جو لوگ ایمان سے محروم ہیں مرنے کے بعد انھیں اپنے عمل کا حساب دینا ہوگا اور ایمان سے محرومی کی وجہ سے وہ ہمیشہ دوزخ کا ایندھن بنے رہیں گے، یہ دوزخ اتنی تکلیف دہ اور اذیت کے اسباب سے بھرپور ہوگی کہ دنیا میں اس کی ہولناکیوں اور وحشت انگیزیوں کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، اور شرک ایسا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں کریں گے، خدا کی شانِ کریمی کا دامن اتنا وسیع ہے اور اس کے عفو ودرگزر کا سایہ اس قدر دراز ہے کہ وہ بڑے بڑے گناہ کو بھی معاف کر دیں گے؛ لیکن جیسے کوئی غیرت مند شوہر اپنی بیوی کی بدمزاجی، فضول خرچی، بدصورتی اور بدزبانی کو سہ لیتا ہے؛ لیکن اس کی بدچلنی اور بدکرداری کو برداشت نہیں کر سکتا، اسی طرح اللہ تعالیٰ کو یہ بات گوارہ نہیں ہے کہ جن انسانوں کو اس نے وجود بخشا ہے اور پل پل ان کی نعمتوں کے سہارے طرح طرح کی لذتوں اور راحتوں سے نفع اٹھا رہے ہیں، وہ اپنے خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرائیں، اس لئے شرک ایسا جرم عظیم ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں اسے معاف نہیں فرمائیں گے۔

اس لئے انسانی ہمدردی کا سب سے بڑا تقاضہ یہی ہے کہ ہم اپنے ان ہدایت نا آشنا بھائیوں تک حق کی روشنی پہنچانے کی کوشش کریں، رمضان المبارک ہمارے لئے اس کا بہت بہتر موقع فراہم کرتا ہے، اسی مہینہ میں آپ ﷺ پر قرآن مجید کے نازل ہونے کا آغاز ہوا، اسی لئے نزولِ قرآن کی یادگار کے طور پر تراویح کی نماز رکھی گئی، شبِ قدر کو بھی نزولِ قرآن ہی کی نسبت سے یہ بلند و بالا مقام حاصل ہے، ہم اس ماہ میں انگریزی اور مقامی زبانوں میں قرآن مجید اور احادیث کا ترجمہ برادرانِ وطن تک پہنچانے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اکثر مقامی زبانوں میں قرآن کا ترجمہ ہو چکا ہے، پورے ہندوستان میں بیس کروڑ مسلمانوں کی تعداد مانی جائے اور ہر مسلمان رمضان میں اپنے ایک غیر مسلم بھائی کو کتاب الٰہی کا نسخہ دعوتی نقطہ نظر سے پہنچا دے تو پانچ سال میں ملک کا کوئی غیر مسلم شہری ایسا باقی نہیں رہے گا، جس کے پاس قرآن نہیں پہنچا ہو، اور اس کے اثرات گہرے، دُوررس اور غیر معمولی ہوں گے؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں جو

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کشش اور دلوں کو مسخر کرنے کی جو طاقت ہے وہ ہزار مخالفتوں اور معاندانہ رویوں کے باوجود آج بھی قائم ہے۔

اس سلسلہ کا ایک واقعہ قابل ذکر ہے کہ ڈیڑھ سال پہلے وی، ایچ، پی کی طرف سے قرآن مجید مع ہندی ترجمہ ان مقامات کی نشاندہی کے ساتھ فراہم کیا گیا، جن میں وی، ایچ، پی قیادت کے بقول بدامنی پھیلانے کی اور غیر مسلموں کے ساتھ بدسلوکی کی تعلیم دی گئی ہے، اس مسئلہ میں شریک ایک مذہبی پیشوا کے لئے یہی ترجمہ قرآن ہدایت کا ذریعہ بن گیا، انھوں نے پورے قرآن مجید کا مطالعہ کیا اور بالآخر اسلام لے آئے، نیز انھوں نے ہی بتایا کہ قرآن مجید کی تقسیم کے بعد خود اکثر ہندو پیشواؤں کا احساس تھا کہ ان آیتوں کے حوالہ سے اسلام پر جو اعتراضات کئے جارہے ہیں وہ درست نہیں ہیں، اور آیت کے سیاق وسباق سے ان کا غلط ہونا ثابت ہوتا ہے، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر ہم صرف قرآن مجید کا ترجمہ اپنے ان بھائیوں تک پہنچائیں، تو انشاء اللہ یہ معمولی سی کوشش بھی بہت سے لوگوں کے لئے ہدایت سے سرفرازی کا باعث بنے گی۔

افطار میں جہاں ایک پہلو غذا کا اور کھانے کھلانے کا ہے، وہیں اس میں عبادت اور بندگی کا جو رنگ ہے، وہ بھی بہت ہی پرکشش اور جاذبِ قلب ونظر ہے، محض اللہ کے لئے دن بھر بھوکے پیاسے رہنا اور اپنی روز کی عادتوں سے کنارہ کش ہوجانا، پھر جیسے ہی مغرب کے وقت مؤذن نے خدا کی کبریائی کا نعرہ لگایا، سارے لوگ ایک ساتھ افطار کے لئے دسترخوان پر بیٹھ گئے، نہ کوئی بڑا نہ چھوٹا، نہ اونچا نہ نیچا، نہ مالدار نہ غریب، کسی کے ساتھ کوئی امتیاز نہیں، ایک ہی دسترخوان پر ایک ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، پھر اس وقت بھی خدا سے دُعاء والتجاء، دن بھر کے بھوکے ہیں، پھر بھی اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مشغول ہوجاتے ہیں، خدا کے سامنے بچھاؤ اور جھکاؤ کی یہ کیفیت اتنی دل آویز اور پُرکشش ہے کہ لوگ اسے دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ اپنے غیر مسلم بھائیوں کو افطار کے لئے مدعو کریں، وہ کھانے میں بھی شریک ہوں اور خدا کی بندگی کے اس غیر معمولی منظر کو بھی اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھیں؛ لیکن یہ ضروری ہے کہ افطار کے نظم کو شور شرابہ اور محض کھانے کے انتظام کے لئے دوڑ دُھوپ سے بچاتے ہوئے وہ ماحول پیدا کیا جائے جو افطار کے وقت مطلوب ہے، اور غذائی دعوت سے زیادہ روحانی دعوت پر توجہ مرکوز رکھی جائے، روحانی دعوت سے مراد یہ ہے کہ اُن تک دین کی کچھ بات پہنچانے کا نظم کیا جائے، مثلاً افطار سے آدھا ایک گھنٹہ پہلے مدعوئین کو بلایا جائے اور رمضان المبارک کی نسبت سے غیر مسلم بھائیوں کے حسبِ حال مختصر سا بیان رکھا جائے، جس میں توحید، رسالت آخرت کا تصور، روزہ کا مقصد، رمضان المبارک کے افعال وغیرہ پر روشنی ڈالی جائے، قرآن مجید کا تعارف کرایا جائے، اس کے تاریخی طور پر محفوظ ہونے کے پہلو کو واضح کیا جائے گویا صرف کھانے کا دسترخوان نہ ہو؛ بلکہ ہدایت ربانی کا دسترخوان بھی بچھانے کی کوشش کی جائے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ خود نماز کا منظر بھی بہت ہی پرکیف اور متاثر کن ہے، جو انسان پتھروں، درختوں، سیاروں اور سمندروں کے سامنے سرِ مو جھکنے کو تیار نہیں، وہ خدا کے سامنے ایک زرخرید غلام کی طرح؛ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہاتھ باندھے کھڑا ہے، کبھی کمر تک جھکتا ہے، کبھی دوزانو نگاہوں کو پست کئے بیٹھا ہے اور کبھی اپنی پیشانی کو زمین پر بچھا دیتا ہے، پھر جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو خدا کے دربار میں اس طرح ہاتھ پھیلاتا ہے جیسے کوئی ضرورت مند اور مصیبت زدہ بھکاری دستِ سوال دراز کرتا ہے، یہ عجز وفروتنی، جھکاؤ اور بچھاؤ کی ایسی تصویر ہے کہ اس سے زیادہ اپنے آپ کو مٹا دینا اور سرخمیدہ ہوجانا حضرت انسان کے لئے ممکن ہی نہیں، پھر حاکم اور محکوم، دولت مند اور غریب، تعلیم یافتہ اور جاہل اور بڑے اور چھوٹے سبھوں کا ایک ہی صف میں دوش بدوش اور قدم بہ قدم کھڑا ہونا، اجتماعیت اور انسانی وحدت کی ایسی

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

مثال ہے کہ اس ملک کی اکثریت اپنے مذہب میں اس کا تصور بھی نہیں کرسکتی۔

رمضان المبارک میں نمازوں کا اہتمام بڑھ جاتا ہے، مسجدیں نماز پڑھنے والوں سے معمور ہوجاتی ہیں اور ذوقِ عبادت نسبتاً بڑھ جاتا ہے، اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسے پروگرام کا بھی اہتمام کرنا چاہئے کہ برادرانِ وطن نماز کے اس ماحول کو دیکھیں؛ تاکہ وہ اسلام کی عملی کیفیت کو ملاحظہ کرسکیں؛ بلکہ اگر کوئی مصلحت مانع نہ ہو تو انھیں مسجد میں دعوت دینی چاہئے؛ تاکہ وہ مسجد کے پرسکون ماحول اور سادہ طریقہ عبادت کو دیکھ سکیں، رسول اللہ ﷺ نے بنو نجران کے عیسائیوں کو مسجد ہی میں ٹھہرایا تھا، غزوہ بدر کے مشرک قیدیوں کے رہنے سہنے کا انتظام بھی مسجد میں ہی کیا گیا تھا، بنوثقیف کے مشرکین کے وفد کو بھی آپ ﷺ نے مسجد نبوی میں ہی ٹھہرایا تھا، اور جو غیر مسلم حضرات آپ ﷺ سے ملاقات کے لئے آتے تھے، عموماً مسجد ہی میں ان سے ملاقات ہوتی تھی؛ اس لئے دعوتی نقطہ نظر سے غیر مسلم بھائیوں کو مسجد میں بلانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

رمضان المبارک اور عید الفطر کی مناسبت سے صدقۃ الفطر کا حکم دیا گیا ہے، جس کا مقصد غریبوں کی مدد کرنا ہے، اسلام میں زکاۃ کے مصارف تو محدود ہیں، زکاۃ کی رقم مسلمان ہی سے لی جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر مسلم حکومت ہو تو وہاں بھی صرف مسلمانوں ہی سے زکاۃ کی رقم لی جائے گی، غیر مسلموں سے نہیں؛ کیوں کہ غیر مسلموں سے زکاۃ لینا ان کو ایک اسلامی عبادت پر مجبور کرنا ہے اور اسلام اس کو روا نہیں رکھتا کہ ایک مذہب کے ماننے والے لوگ دوسرے مذہب کے ماننے والوں کو اپنے مذہبی افعال انجام دینے پر مجبور کریں کہ یہ مذہبی آزادی کے مغایر ہے؛ اسی لئے زکاۃ کا مصرف بھی صرف مسلمان کو قرار دیا گیا ہے، غیر مسلموں پر زکاۃ کی رقم خرچ کرنا جائز نہیں؛ لیکن صدقۃ الفطر کا مقصد نزولِ قرآن اور ماہِ رمضان کی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اور اپنی خوشی میں اپنے غریب بھائیوں کو شریک کرنا ہے۔

چنانچہ فقہاء حنفیہ کے نزدیک صدقۃ الفطر غیر مسلم بھائیوں کو بھی دیا جاسکتا ہے، اور ایک صدقۃ الفطر ہی پر موقوف نہیں بلکہ زکاۃ کے علاوہ تمام ہی صدقاتِ واجبہ غیر مسلموں پر بھی خرچ کئے جاسکتے ہیں، اور صدقات نافلہ کے بارے میں تو فقہاء کا اتفاق ہے کہ غیر مسلم بھی اس کا مصرف ہیں اور ان کا تعاون کرنا بھی باعثِ اجر وثواب ہے، ہمیں چاہئے کہ خوشی کے اس موقع پر اپنے غیر مسلم پڑوسیوں اور ضرورت مند لوگوں کو بھی اپنی خوشی میں شریک کریں اور صدقۃ الفطر کی مدد سے غیر مستطیع برادرانِ وطن کا بھی تعاون کریں؛ تاکہ اسلام کی فراخ دلی، مسلمانوں کی رواداری اور انسانی رشتہ کے تحت حسن سلوک اور بہترین برتاؤ کو وہ محسوس کریں، یہ ہمارے لئے باعث اجر وثواب ہوگا اور اسلام کا بہتر تعارف اور خاموش دعوت ان کے سامنے آسکے گی۔

دعائے مغفرت اور ایصال ثواب

کرونا کی عالمگیر وبا کے سبب ہر شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والی بڑی شخصیات مسلسل داغ مفارقت دے رہی ہیں، ہماری درخواست ہے کہ ان سب کے لئے دعائے مغفرت کا اہتمام فرمائیں خصوصاً ہمارے ان احباب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

محترم جناب پروفیسر انیس چشتی صاحبؒ (پونہ)

الحاج قاری محمد شکر دین صاحبؒ، مہتمم جامعہ تجوید القرآن، بڑی عیدگاہ مالیر کوٹلہ (پنجاب)

مولانا ڈاکٹر محمد طلحہ ندوی رانچی کے والد محترم ماسٹر محمد یوسف صاحب سابق استاد آزاد ہائی اسکول رانچی (جھارکھنڈ)

جناب مولانا محمد شاکر ندوی، ککرالہ (بدایوں)

حضرت مولانا عبدالمومن سنبھلی مجددی (سنبھل)

جناب قاری نسیم منگلوری شاعر اور دینی سماجی کارکن

مولانا اعجاز ارشد قاسمی رکن مسلم پرسنل لا بورڈ (دہلی)

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اعتکاف کی فضیلت واحکام

مولانا محمد طارق نعمان گڑنگی

اللہ پاک کی قربت ورضا کے حصول کے لئے گزشتہ امتوں نے ایسی ریاضتیں لازم کرلی تھیں، جو اللہ نے ان پر فرض نہیں کی تھیں، قرآن حکیم نے ان عبادت گزار گروہوں کو رہبان اور احبار سے موسوم کیا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے تقرب الی اللہ کے لئے رہبانیت کو ترک کر کے اپنی امت کے لئے اعلیٰ ترین اور آسان ترین طریقہ عطا فرمایا، جو ظاہری خلوت کی بجائے باطنی خلوت کے تصور پر مبنی ہے۔ یعنی اللہ کو پانے کے لئے دنیا کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کی محبت کو دل سے نکال دینا اصل کمال ہے۔ ان طریقوں میں سے ایک طریقہ اعتکاف ہے۔

اعتکاف لغوی اعتبار سے ٹھہرنے کو کہتے ہیں۔ جبکہ اصطلاحِ شریعت میں اعتکاف کا معنی ہے: مسجد میں اور روزے کے ساتھ رہنا، جماع کو بالکل ترک کرنا اور اللہ تعالی سے تقرب اور اجرو ثواب کی نیت کرنا اور جب تک یہ معانی نہیں پائے جائیں گے تو شرعاً اعتکاف نہیں ہوگا، لیکن مسجد میں رہنے کی شرط صرف مردوں کے اعتبار سے ہے۔ عورتوں کے لئے یہ شرط نہیں ہے بلکہ خواتین اپنے گھر میں نماز کی مخصوص جگہ کو یا کسی الگ کمرے کو مخصوص کر کے اعتکاف میں بیٹھ سکتی ہیں۔ ہر مسجد میں اعتکاف ہوسکتا ہے، البتہ بعض علما نے اعتکاف کیلئے جامع مسجد کی شرط لگائی ہے۔

اعتکاف کی تاریخ

اعتکاف کی تاریخ بھی روزوں کی تاریخ کی طرح بہت قدیم ہے۔ قرآن پاک میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کے ساتھ ساتھ اس کا ذکر بھی بیان ہوا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

ترجمہ: اور ہم نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو تاکید کی کہ میرا گھر طواف کرنے والوں کے لئے، اعتکاف کرنے والوں کیلئے اور رکوع کرنے والوں کے لئے خوب صاف ستھرا رکھیں۔ (سورالبقرہ: آیت نمبر 125)

یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کعبۃ اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تھے یعنی اس زمانہ میں اللہ تعالی کی رضا کے لئے اعتکاف کیا جاتا تھا۔

اعتکاف کی فضیلت واھمیت

حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہمیشہ اعتکاف کیا ہے اور اس کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک حضور نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ خالق حقیقی سے جا ملے۔ پھر آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ (بخاری)

تین خندقیں

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن کے اعتکاف کے بارے میں فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالی کی خوشنودی کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرے گا، اللہ تعالی اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کردے گا جن کی مسافت آسمان وزمین کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوگی۔ (کنز العمال)

ہزار راتوں کی شب بیداری کا ثواب

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص خالص نیت سے بغیر ریا اور بلا خواہش شہرت ایک دن اعتکاف بجالائے گا، اس کو ہزار راتوں کی شب بیداری کا ثواب ملے گا اور اس کے اور دوزخ کے درمیان فاصلہ پانچ سو برس کی راہ ہوگا۔ (تذکرۃ الواعظین)

تین سو شہیدوں کا ثواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص خالص لوجہ اللہ رمضان

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

شریف میں ایک دن اور ایک رات اعتکاف کرے تو اس کو تین سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (تذکرۃ الواعظین)

سبحان اللہ چند گھنٹوں کے اعتکاف کی اس قدر فضیلت ہے تو جو رمضان شریف میں پورے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے ہیں ان کی شان کیا ہوگی۔۔۔

دو حج اور دو عمروں کا ثواب

حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے رمضان المبارک میں آخری دس دنوں کا اعتکاف کیا تو گویا کہ اس نے دو حج اور دو عمرے ادا کئے ہوں۔ (شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف (اعتکاف کرنے والے) کے بارے میں فرمایا کہ: وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیاں اس کے واسطے جاری کردی جاتی ہیں، اس شخص کی طرح جو یہ تمام نیکیاں کرتا ہو۔

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ معتکف یعنی اعتکاف کرنے والا، اعتکاف کی حالت میں بہت سی برائیوں اور گناہوں مثلاً غیبت، چغلی، بری بات کرنے، سننے اور دیکھنے سے خود بہ خود محفوظ ہو جاتا ہے، ہاں البتہ اب وہ اعتکاف کی وجہ سے کچھ نیکیاں نہیں کرسکتا مثلاً نمازِ جنازہ کی ادائیگی، بیمار کی عیادت و مزاج پرسی اور ماں باپ و اہل و عیال کی دیکھ بھال وغیرہ لیکن اگر چہ وہ ان نیکیوں کو انجام نہیں دے سکتا لیکن اللہ تعالی اسے یہ نیکیاں کئے بغیر ہی ان تمام کا اجر و ثواب عطا فرمائے گا، کیونکہ معتکف اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی سنت مبارکہ ادا کر رہا ہے، جو در حقیقت اللہ تعالی کی ہی اطاعت و فرماں برداری ہے۔

اعتکاف کی غرض، شب قدر کی تلاش

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف فرمایا، پھر درمیانی عشرے میں بھی ترکی خیموں میں اعتکاف فرمایا پھر خیمہ سے سر اقدس نکال کر ارشاد فرمایا کہ: میں نے پہلے عشرے میں شب قدر کی تلاش میں اعتکاف کیا تھا پھر میں نے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا پھر میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور مجھ سے کہا کہ شب قدر آخری عشرے میں ہے، پس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرتا تھا تو اسے آخری عشرے میں ہی اعتکاف کرنا چاہئے

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اس اعتکاف کی سب سے بڑی غرض و غایت شبِ قدر کی تلاش و جستجو ہے اور درحقیقت اعتکاف ہی اس کی تلاش اور اس کو پانے کے لئے بہت مناسب ہے، کیونکہ حالت اعتکاف میں اگر آدمی سویا ہوا بھی ہو تب بھی وہ عبادت و بندگی میں شمار ہوتا ہے۔ نیز اعتکاف میں چونکہ عبادت و ریاضت اور ذکر و فکر کے علاوہ اور کوئی کام نہیں رہے گا، لہٰذا شب قدر کے قدر دانوں کے لئے اعتکاف ہی سب سے بہترین صورت ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کا معمول بھی چونکہ آخری عشرے ہی کے اعتکاف کا رہا ہے، اس لئے علما کرام کے نزدیک آخری عشرہ کا اعتکاف ہی سنت موکدہ ہے۔

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: اول .. اعتکافِ واجب
دوم .. اعتکافِ سنت سوم . اعتکافِ مستحب

1۔ اعتکافِ واجب

اعتکاف واجب یہ ہے کہ کسی نے نذر مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اتنے دن کا اعتکاف کروں گا اور اس کا وہ کام ہو گیا تو یہ اعتکاف کرنا اور اس کا پورا کرنا واجب ہے ادائیگی نہیں کی تو گناہ گار ہوگا۔ واضح رہے کہ اس اعتکاف کے لئے روزہ بھی شرط ہے، بغیر روزہ کے اعتکاف صحیح نہیں ہوگا۔

2۔ اعتکاف سنت

اعتکافِ سنت رمضان المبارک کے آخری عشرے میں کیا جاتا ہے یعنی بیسویں رمضان کو سورج غروب ہونے سے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد (جائے اعتکاف) میں داخل ہو جائے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اورتیسویں رمضان کوسورج غروب ہو جانے کے بعد یا انتیسویں (29ویں) رمضان کو عید الفطر کا چاند ہوجانے کے بعد مسجد (جائے اعتکاف) سے نکلے ..واضح رہے کہ یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی اگر محلّہ کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب تارکِ سنت ہوں گے اور اگر کسی ایک نے بھی کرلیا تو سب بری ہوجائیں گے۔اس اعتکاف کیلئے بھی روزہ شرط ہے۔

3۔اعتکافِ مستحب

اعتکافِ مستحب یہ ہے کہ جب کبھی دن یارات میں مسجد میں داخل ہوتو اعتکاف کی نیت کرلے۔جتنی دیر مسجد میں رہے گا، اعتکاف کا ثواب پائے گا۔یہ اعتکاف تھوڑی دیر کا بھی ہوسکتا ہے اور اس میں روزہ بھی شرط نہیں ہے، جب مسجد سے باہر نکلے گا تو اعتکافِ مستحب خود بہ خود ختم ہوجائے گا۔

اعتکاف کی نیت

نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، اگر دل ہی میں آپ نے ارادہ کرلیا کہ میں سنت اعتکاف کی نیت کرتا ہوں تو یہی کافی ہے۔ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا بہتر ہے۔اپنی مادری زبان میں بھی نیت ہوسکتی ہے، اگر عربی زبان میں نیت آتی ہوتو بہتر و مناسب ہے۔ اعتکاف کی نیت عربی میں یہ ہے۔

نویت سنت الاعتکاف للہ تعالی

میں نے اللہ تعالی کی رضا کے لئے سنت اعتکاف کی نیت کی

مسئلہ:مسجد کے اندر کھانے، پینے اور سونے کی اجازت نہیں ہوتی، مگر اعتکاف کی نیت کرنے کے بعد اب ضمناً کھانے، پینے اور سونے کی بھی اجازت ہوجاتی ہے، لہٰذا معتکف دن رات مسجد میں ہی رہے، وہیں کھائے، پیئے اور سوئے اور اگر ان کاموں کے لئے مسجد سے باہر ہوجائے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: اعتکاف کے لئے تمام مساجد میں افضل مسجد حرام ہے۔پھر مسجد نبوی شریف، پھر مسجد اقصی (بیت المقدس) پھر ایسی جامع مسجد جس میں پانچ وقت باجماعت نماز ادا کی جاتی ہو۔اگر جامع مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہوتو پھر اپنے محلّہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا افضل ہے

مسئلہ:اعتکاف کا اہم ترین رکن یہ ہے کہ آپ اعتکاف کے دوران مسجد کی حدود ہی میں رہیں اور حوائج ضروریہ کے سوا ایک لمحہ کے لئے بھی مسجد کی حدود سے باہر نہ نکلیں، ایک لمحہ کے لئے بھی شرعی اجازت کے بغیر حدود مسجد سے باہر چلا جائے تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ:کسی شرعی عذر کے بغیر مسجد سے باہر نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، بول وبراز کیلئے اور نمازِ جمعہ کیلئے جانا شرعی عذر ہے وضو کے لئے اور غسل جنابت کے لئے جانا بھی عذر شرعی ہے . کھانے، پینے اور سونے کیلئے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی مریض کی عیادت کیلئے یا نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے مسجد سے باہر گیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

اعتکاف کی قضاء

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمتہ (متوفی 1252ھ) لکھتے ہیں کہ: رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف ہر چند کہ نفل (سنت موکدہ) ہے، لیکن شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے۔اگر کسی شخص نے ایک دن کا اعتکاف فاسد کردیا تو امام ابو یوسف کے نزدیک اس پر پورے دس کی قضا لازم ہے، جب کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اس پر صرف اسی ایک دن کی قضا لازم ہے۔

اعتکاف کی قضا صرف قصداً اور جان بوجھ کر ہی توڑنے سے نہیں ہوتی بلکہ اگر کسی عذر کی وجہ سے اعتکاف چھوڑ دیا مثلا عورت کو حیض یا نفاس آگیا یا کسی پر جنون وبے ہوشی طویل طاری ہوگئی ہوتو اس پر بھی قضا لازم ہے اور اگر اعتکاف میں کچھ دن فوت ہوجائیں تو تمام کی قضا کی حاجت نہیں بلکہ صرف اتنے دنوں کی قضا کرے، اور اگر کل دن فوت ہوں تو پھر کل کی قضا لازم ہے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

روزہ داری کے فوائد

مولانا عبدالماجد دریابادی

کھانا کھانے میں آپ کو لطف کس وقت آتا ہے؟ اُس وقت جبکہ بھوک کھُل کر لگی ہو، یعنی کچھ دیر پیشتر سے کھانا نہ کھایا ہو، پانی کے گلاس میں مزہ کس وقت ملتا ہے؟ اُس وقت جب کہ پیاس لگی ہوئی ہو اور پانی پینے کی طلب بے قرار کر رہی ہو، نیند سُکھ سے کس وقت آتی ہے؟ اُس وقت جب کہ کچھ گھنٹے قبل سے آپ برابر جاگ رہے ہوں۔ اِن ساری مثالوں میں آپ کو روزمرّہ، ہر وقت اور ہر جگہ تجربہ ہوتا رہتا ہے کہ مادی لذتوں سے بھی پوری طرح لطف اُٹھانے کے لئے کسی قدر ضبط، صبر واحتیاط لازمی ہے، یہی آپ کا مشاہدہ ہے، یہی آپ کا تجربہ ہے، اور اسی پر آپ کا عمل ہے۔ یہ آپ کبھی نہیں کرتے کہ مسلسل چوبیسوں گھنٹے منہ میں نوالے چباتے رہیں، یہ کوئی بھی نہیں کرتا کہ ہر منٹ لگاتار پانی کے گھونٹ اُتارتا رہے، یہ کسی کو بھی نہیں دیکھا کہ دِن اور رات، صبح وشام ہر وقت برابر پڑا سوتا ہی رہے۔

''روشن خیالی'' جب ایک قدم آگے بڑھاتی ہے، تو تعطیل اور چھٹّی کو بھی انسانی زندگی کا ایک لازمی جزو بنادیتی ہے، اسکولوں کے کمرے، کالجوں کے ہال، عدالت عالیہ کے ایوان، ہفتوں سے بند چلے آرہے ہیں اس لئے کہ موسم گرما کی تعطیل کلاں کا زمانہ ہے! کچہریاں اور دفتر بند ہیں، اس لئے کہ آج بڑا دن ہے۔ ڈاک خانہ اور تار گھر، بینک اور خزانے بند ہیں، اس لئے کی آج اتوار ہے! یہ سب اس لئے ہے کہ دماغ کو آرام ملتا رہے اور تازہ دم ہونے کے بعد کام بہتر طور پر انجام پاتا رہے۔ آپ اپنے اس نظام اور اس انتظام پر شرماتے نہیں، فخر کرتے ہیں۔ اور آپ کی عقلیت وروشن خیالی کا یہ ایک مسلّمہ ہے کہ کام میں زیادہ مستعدی، اور بہتر کارگزاری (Effeciency) کے لئے جسم و اعضاء جسم کو آرام دیتے رہنا لازمی ہے! یہ نہیں کہتے کہ اس سے کام میں خواہ مخواہ ہرج اور نقصان ہوتا ہے۔

لیکن جب مذہب آپ سے کہتا ہے، کہ سال کے ایک خاص زمانہ میں چند گھنٹوں کے ایک محدود وقت کے لئے معدے کو آرام دیتے رہو، بھوک اور پیاس کو ضبط کرتے رہو، تو معًا آپ کی عقلیت وروشن خیالی بغاوت پر آمادہ ہوجاتی ہے، آپ اپنے روزمرّہ کے تجربہ اور مشاہدہ، نظریات وعملیات، سب کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں، رمضان کی آمد کو اپنے لئے ایک قہر ومصیبت سمجھنے لگتے ہیں، اور اگر زبان سے نہیں، تو کم از کم دل میں تو یہ ضرور کہنے لگ جاتے ہیں کہ روزہ کی یہ قیدیں کیسی سخت ہیں، اور آپ کے کمزور قوئے ہرگز اتنی بڑی محنت کو نہیں برداشت کرسکتے! بیشک، اگر آپ ہزاروں روپیہ کمانے اور اُڑانے والے بیرسٹر ہیں، اگر آپ اپنی ''سرکار ابدقرار'' کے بنائے ہوئے جج یا کلکٹر ہیں، اگر آپ صوبہ یا مُلک کی کونسل کے ممبر ہیں، اگر آپ لاٹ صاحب اور بڑے لاٹ صاحب کی پارٹیوں میں شریک ہونے والوں میں ہیں، اگر آپ کے پاس سواری کے لئے موٹریں، اور رہنے کے اونچی اونچی کوٹھیاں موجود ہیں، تو آپ کی محرومی وحرماں نصیبی نے، اجر روحانی وراحتِ سرمدی کی طرح، روزمرّہ کی مادّی لذتوں، اور جسمانی فائدوں کا بھی دروازہ آپ پر بند کر رکھا ہے، اور آپ کی اس بے مائیگی پر جنّ وبشر، حور وملائک، جتنا بھی ترس کھائیں کم ہے۔ لیکن اگر آپ اپنی خوش بختی سے کوئی غریب کاشتکار ہیں، کوئی مفلس مزدور ہیں، کوئی کم حیثیت خدمت گار ہیں، بھاری بھاری بوجھ کی گٹھریاں اور گٹھے اپنے سر پر لادنے والے ہیں، دھوپ میں جل جل کر، اور بھُن بھُن کر کام کرنے والے ہیں، تو ان شاء اللہ آج آپ اپنے خالق ومالک کے حکم کی تعمیل میں رمضان مبارک کے بارانِ رحمت سے سیراب ہو رہے ہوں گے! یقین کیجئے کہ آج آپ کے مرتبہ پر زمین پر بسنے والے نہیں، آسمان پر اڑنے والے، فضائے قدس میں سانس لینے والے، حریمِ عرش کے پائے تھامنے والے رشک کر رہے ہیں! ممکن ہے کہ آج یہ شاعری معلوم ہو رہی ہو لیکن کل ان شاء اللہ حقیقت ہو کر رہے گی، اور اُن بے خبروں کو بھی خبردار کرکے رہے گی، جو آج روزہ داری کے طبّی فوائد اور مادّی لذتوں سے بھی محرومی میں اپنی زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں!

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

نسیم ہدایت کے جھونکے

محترمہ عابدہ بیگم سے ایک ملاقات

پیشکش: داعی عبدالرحمٰن

عبد الرحمن: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عابدہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

س: میں آپ کے بارے میں پہلے سے سب کچھ جانتا ہوں کہ آپ نے اسلام کے لئے کیسی کیسی پریشانیاں اٹھائی ہیں، اور کتنی ثابت قدمی کے ساتھ اسلام پر قائم رہی ہیں، لیکن آج میں داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی کے حکم پر آپ کے پاس آیا ہوں، حضرت چاہتے ہیں کہ آپ کی کارگذاری تمام لوگوں کے درمیان آئے اور عام مسلمان آپ کی کارگذاری پڑھ کر اپنی دعوتی ذمہ داری کو سمجھیں اور انھیں احساس ہو کہ اللہ نے انھیں وراثت میں ایمان دے کر کتنا بڑا احسان کیا ہے؟

ج: جی ضرور۔ میرا جنم ہریانہ کے ایک شہر میں ہوا، اور میرے ماتا پتا نے میرا نام کلپنا رکھا، میری تعلیم بارہویں کلاس تک ہے، بچپن سے ہی میں بہت ہی دھارمک (مذہبی) تھی، ایشور کے بارے میں میری آستھا (عقیدت) اور یقین بہت مضبوط تھا، ہم مورتی پوجا کرتے تھے اور ایشور کو خوش کرنے کے لئے طرح طرح کی پوجا اور عبادتیں کیا کرتے تھے۔

میں سوشل میڈیا پر بھی تھوڑا بہت ایکٹیو رہتی تھی، کسی تہوار پر میں نے ایک پوسٹ فیس بک پر ڈالی ہوئی تھی، تو اس کے بارے میں کئی لوگ شبھ کامناؤں (مبارک بادی) کے میسیج کمینٹ میں لکھ رہے تھے، اسی پوسٹ کے تعلق سے میرے اِن باکس میں ایک میسیج آیا، جس میں مجھ سے پوچھا گیا تھا کہ اس تہوار اور آپ کے اس میسیج میں کتنی سچائی ہے، مجھے بھی سمجھائیے؟ مجھے جو تھوڑا بہت علم تھا اس کے حساب سے میں نے بتایا، تو انھوں نے مجھے اس کے بعد اس کے ستیہ (سچائی) سے پریچت کرایا، انھوں نے سب سے پہلے جو سوال مجھ سے کیا وہ یہ تھا کہ ایشور کتنے ہیں، اور ایشور کیسا ہے؟، میں نے کہا ایشور تو ایک ہی ہے، لیکن ایشور کیسا ہے اس کا میرے پاس جواب نہیں ہے، ہماری بات چیت اس کے ساتھ شروع ہوئی تو کافی وقت تک چلتی رہی، بعد میں پتہ چلا کہ وہ شخص حضرت مولانا کلیم صدیقی کے مرید اور شاگرد ہیں، ان کی باتیں اتنی ترک سنگت (مدلل) تھیں کہ میرے پاس ان کا کوئی جواب نہیں ہوتا تھا کہ میں ان کی باتوں کو کاٹ سکوں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب میں رات اور دن ایشور کے بارے میں سوچنے لگی، اس زمانہ میں میرے من میں بہت سارے سوال آتے تھے کہ جب ایشور ایک ہے تو دھرم بھی ایک ہی ہونا چاہئے، حق بھی ایک ہی ہونا چاہئے، میری یہ بات چیت 2018 کی ہے، اس وقت میری تقریبا عمر انیس سال تھی، میرے من میں عجیب بے چینی تھی، گھر کے کسی بھی کام میں جی نہیں لگتا تھا۔ رات کو سپنے میں بھی اسی طرح کے خواب آتے تھے کہ میں کسی مسجد میں ہوں، میں سجدہ کر رہی ہوں، اور میرے ساتھ بہت سارے لوگ سجدہ کر رہے ہیں، حالانکہ اس وقت میں کچھ جانتی نہیں تھی نماز کے بارے میں۔ پھر میں نے یوٹیوب کے ذریعہ، اور کئی اسلامک سائٹس کے ذریعہ اسلام کو پڑھنا شروع کیا۔ ان بھائی نے بھی میرے پاس کتاب بھیجی ''آپ کی امانت، آپ کی سیوا میں'' جسے پڑھ کر مجھے حق تک پہنچنے میں بہت مدد ملی۔

گذشتہ ماہ اپریل ۲۰۲۱ء کے انٹرویو میں غلطی سے احمد اواہ ندوی کا نام لکھا گیا تھا، حالانکہ یہ انٹرویو بھی داعی عبدالرحمٰن نے لیا تھا، براہ کرم تصحیح کر لیں

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

میرے گھر سے بہت دور ایک مسجد تھی، اس مسجد سے اذان کی آواز بہت دھیمی دھیمی آ تی تھی، مگر میں اذان کو بہت غور سے کان لگا کر سنتی تھی، میرے دل کی بے چینی کو اذان کی آواز سے بہت سکون ملتا تھا۔

پھر میں نے اسلام کو اپنانے کا فیصلہ کر لیا، اس فیصلہ تک پہنچنے میں مجھے قریب تین سال لگے، میں گھر میں یوٹیوب پر دیکھ کر نماز پڑھنے لگی، مجھے کچھ نہیں آتا تھا، بس اپنے اللہ کو یاد کرتی رہتی تھی جیسا بھی مجھے آتا تھا۔ ایسی ہی نماز پڑھتے ہوئے ایک دن گھر والوں نے مجھے دیکھ لیا تو بہت مارا اور میرا موبائیل چھین لیا، اب میں کسی سے کنٹیکٹ نہیں کر سکتی تھی۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ مجھے اب آگے کیا کرنا ہے، مسلمان کیسے بننا ہے، بس اکیلے میں بیٹھ کر روتی رہتی تھی اور اللہ سے مدد مانگتی تھی۔ توحید تو میرے سینہ میں جم چکی تھی، لیکن مسلمان بننے کے لئے اور بھی کچھ کرنا پڑتا ہوگا ایسا میں سوچتی تھی۔ اسی طرح کچھ اور وقت گذر گیا، ایک دن میں گھر میں اکیلی تھی، ایک کمرہ میں سجدہ میں گر کر خوب رو رہی تھی، اچانک گھر والے آ گئے اور مجھ سے پوچھا کیوں رو رہی ہو اور یہ کیا مسلمانوں کی طرح زمین پر پڑی ہو۔ میں نے بھولے پن سے سب سچ بتا دیا کہ میں تو اب مسلمان دل سے بن چکی ہوں، اور کبھی نہیں ہٹوں گی۔ اتنا سنتے ہی میرا بھائی، اور میرے چاچا مجھ پر بے تحاشا ٹوٹ پڑے اور مجھے اس قدر مارا کہ میرے ایک پاؤں میں فریکچر ہو گیا، پھر کئی مہینے میرا علاج کروایا گیا تب جا کر میں ٹھیک ہوئی۔ ان حالات میں گھر کے سبھی لوگ جلد سے جلد میری شادی کروانا چاہتے تھے، لیکن مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کروں، میرے سامنے اللہ کے سوا کوئی اور نہیں تھا جسے میں اپنا دکھ سنا سکتی۔ پھر ایک رات میں نے گھر سے بھاگنے کا فیصلہ کیا اور میں گھر چھوڑ کر بھاگ نکلی۔ میں اکیلی رات کے سناٹے میں چلتی رہی، چلتی رہی، مجھے کوئی خوف بھی نہیں تھا اور نہ یہ معلوم تھا کہ کہاں جانا ہے؟ میں اسی حالت میں پوری رات چلتی رہی۔

اس حال میں میرے پاس ایک بھی پیسہ نہیں تھا، اور نہ کوئی اندازہ تھا کہ میں کہاں جا رہی ہوں۔ لیکن مجھے اس بھائی کا نمبر ہلکا ہلکا یاد تھا جس نے مجھے توحید کی بات بتائی تھی، اس کے فون نمبر کے بھی ایک دو اَنک میں بھول رہی تھی۔ اس حالت میں ایک جگہ رک کر میں نے ایک بہن سے گذارش کی کہ پلیز ایک فون کر لینے دیں، تو ان بہن نے فون لگا دیا۔ میں نے ایک دو بار ٹرائی کیا کچھ نمبر بدل بدل کر، مگر فون نہیں لگا، میں نے ایک طرف جا کر اپنے اللہ سے دعا کی، میرے مالک، اگر آپ ہی سچے مالک ہیں، اور اسلام ہی آپ کا سچا دھرم ہے، تو میرا فون لگوا دیجئے، دعا میں میرے آنسو نکل گئے، فون لگایا تو فون الحمد للہ جن بھائی کو میں لگانا چاہتی تھی، لگ گیا۔ انھوں نے فون اٹھایا، ان سے بات ہوئی، لیکن جب میں نے اپنے گھر سے بھاگنے کی بات بتائی تو بہت ڈر گئے۔ لیکن انھوں نے کہا تم رکو میں وہیں پر آتا ہوں۔ قریب دو گھنٹے میں اسی جگہ بیٹھ کر ان کا انتظار کرتی رہی، پھر وہ آئے اور مجھے لے کر دلی کے ایک علاقہ میں ایک داعی عبدالرحمٰن صاحب (یعنی آپ) کے گھر لے کر آئے، اس بیچ میرے گھر والے تھانہ میں کیس کر چکے تھے، پولیس چاروں طرف میری تلاش میں تھی، یہ خبر ہمیں معلوم ہوئی تو پریشانی بہت بڑھ گئی، آگے کی کہانی آپ کو بس معلوم ہے ہی، کیونکہ یہ ساری بھاگ دوڑ کرنے والے آپ ہی تھے لیکن اور لوگوں تک بھی یہ سچائی پہنچ جائے اس لئے پھر سے آپ کو بتا رہی ہوں۔

انکل عبدالرحمٰن نے مجھے لے کر ایک وکیل سے ملاقات کی، اور مشورہ سے کیس کروایا، تھانے سے لے کر ہائی کورٹ تک کئی جگہ میرے بیان کوریئر کے ذریعہ بھیجے گئے، میری فون پر بات کروائی گئی، اس طرح قریب تین مہینے کی بھاگ دوڑ کے بعد میرے اللہ نے کیس فائنل کروا دیا، اور فیصلہ میرے حق میں آیا۔

قریب چھ مہینہ تک میں انکل عبدالرحمٰن صاحب کے گھر پر ہی رہی، گھر کے سبھی لوگ مجھے بہت ہی پیار دیتے تھے، وہ لوگ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

مجھے سگی بچی سے بھی زیادہ مانتے تھے، انھوں نے مجھے ایک مدرسہ میں بھیجا اور ایک نیک لڑکا دیکھ کر میرا نکاح کروادیا۔ میں اب بہت خوش ہوں، اور اس مدرسہ میں پڑھ بھی رہی ہوں۔

س: آپ کو اتنی قربانیوں کے بعد اسلام ملا، اسلام تو ملا مگر آپ کا پورا پریوار چھوٹ گیا، آپ کیسا محسوس کرتی ہیں؟

ج: اس میں کوئی شک نہیں کہ جن ماں باپ اور بھائی بہنوں کے ساتھ ایک انسان نے زندگی گذاری ہے ان سے بچھڑنا برداشت کرنا انسان کے لئے بڑا مشکل کام ہے، اور خونی رشتہ بے حد جذباتی رشتہ ہوتا ہے، کبھی کبھی اس قدر یاد آتی ہے ایسا لگتا ہے کہ شیطان اس رشتہ کی یاد میں ایمان سے محروم کرادے گا، مگر جس اللہ کے لئے یہ سب رشتے چھوڑے ہیں یہ رشتہ ان عارضی رشتوں سے بہت مضبوط اور پکا ہوتا ہے، اسلام لانے کا مطلب ہی یہی ہے کہ دنیا بس دھوکہ کی ہے، ایک خواب ہے، ایک عارضی سرائے ہے، سچی بات یہ ہے کہ حضرت اکثر اپنے بیان میں کہتے ہیں کہ جن مکانوں میں اب ہم آپ رہتے ہیں ان میں کوئی اور رہتے تھے، وہ چھوڑ کر چلے گئے، اور اب کچھ لوگ اس انتظار میں ہیں کہ یہ لوگ روم خالی کریں تو اپنا سامان یہاں رکھیں، یہاں کے رشتے چاہے وہ ماں باپ، بھائی بہن جیسے پاکیزہ خونی رشتے ہوں وہ بس موت سے پہلے تک ہیں، موت آئی تو یہ خونی رشتے والے بھی آگ میں جلا دیتے یا مٹی میں دبا دیتے ہیں، کسی شاعر کا شعر ہے:

دبا کے چل دیئے سب قبر میں دعا نہ سلام
ذرا سی دیر میں کیا ہوگیا زمانے کو

موت کے بعد جو رشتہ کام دے گا وہ اپنے مالک سے رشتہ اور اس پر ایمان ہے، پھر وہ مالک جس نے پیدا ہونے سے پہلے ہماری ماں کی چھاتیوں میں دودھ بھیجا، اور ماں باپ بہن بھائی کے رشتے جس مالک نے دیئے، بلکہ جس نے بنائے اس کے لئے ماں باپ بہن بھائی کو اگر چھوڑنا پڑے تو انسان کی ہوش مندی کی بات ہے کہ چھوڑ دے۔

س: آپ کو جب گھر والوں کی یاد آتی ہے تو کیسے اپنے دل کو سمجھاتی ہیں؟

ج: میں اپنے دل کو سمجھاتی ہوں کہ تو نے اپنے مالک کے لئے اپنے پیارے اللہ کو پانے کے لئے یہ رشتے چھوڑے، یہ رشتے آخرت میں اور میدان محشر میں کچھ کام نہیں آئیں گے، ایک سچے اور عظیم مالک سے رشتہ جوڑنے کے لئے جھوٹے اور دھوکے کے رشتوں کو چھوڑ دینا ہی عقل مندی ہے۔ اور جب شیطان ان جذباتی رشتوں کے لئے زیادہ پریشان کرتا ہے تو ہمارے حضرت ایک بہت ہی پیارا اور تیر بہدف نسخہ بتاتے ہیں۔

س: وہ نسخہ کیا ہے؟

ج: ہمارے حضرت بتاتے ہیں، جب ماں باپ بھائی بہنوں کی زیادہ یاد آئے، تو اپنے اللہ سے زیادہ لو لگا کر دعا شروع کردو، میرے مولیٰ، جب آپ مجھ گندی پر نظر کرم فرما کر ہدایت سے مالا مال فرما سکتے ہیں تو پھر میری وہ ماں جس نے مجھے پیٹ میں رکھا، مجھے دودھ پلایا، کیسی مامتا سے سارے دکھ سہہ کر پالا، وہ باپ جس نے کتنی محنت اور شفقت سے کمایا اور مجھے پالا پوسا، پڑھایا لکھایا، وہ بھائی بہن جنھوں نے کتنی محبت سے کھلایا اور ساتھ رکھا، میرے پیارے اللہ ان کو بھی ہدایت عطا فرما کر مجھے ان سے ملا دیجئے، الحمد للہ یہ نسخہ بھی عجیب ہے کتنی بھی یاد آرہی ہو، دل سے اللہ کے حضور ہاتھ پھیلا کر گھر والوں کے لئے ہدایت کی دعا کی، اور کلیجہ ٹھنڈا ہوجاتا ہے، بے چینی کے بادل ہٹ جاتے ہیں اور شیطان کا حملہ ختم ہوجاتا ہے۔

س: انسان ایک سوشل انیمل ہے، اسے جیون گذارنے کے لئے ایک سماج، اور رشتوں کی ضرورت ہوتی ہے، تم سب رشتوں کو چھوڑ کر اکیلے رہتی ہو، صرف اسلام اور ایمان کے لئے، کبھی کبھی یہ بات محسوس نہیں ہوتی؟

ج: ایمان نام ہے اس حقیقت کا یہ دنیا کی زندگی فانی ہے، اور موت کے بعد کی زندگی ہمیشہ ہمیشہ کی ہے، تو اس یقین کے بعد

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

ہمیشہ ہمیشہ کے سکھ چین جنت کے مزے کے لئے عارضی زندگی کی تنہائی برداشت کرنا کیا مشکل ہے، پھر میرے اللہ کا کرم ہے مجھے تو آپ جیسے محبت کرنے والے انکل اور آپ کے گھر کے لوگ بھائی بہن، اصلی اور حقیقی بھائی بہنوں سے زیادہ محبت کرنے والے مل گئے، مجھے ان بھائی بہنوں اور آنٹی نے ماں باپ اور بھائی بہن سب بھلا دیئے، اگر کبھی کبھی خیال آجاتا ہے، یا ایسی کوئی بات ہوتی ہے جس سے دل دکھ جاتا ہے، اور ایسا ہوتا ہے، کیونکہ عام مسلمانوں میں تو دعوت کا جذبہ ہے نہیں، تو انہیں ایمان کے لئے سب کچھ چھوڑ کر آنے والوں کے درد کا کیا پتہ، کبھی کبھی دل بہت دکھ جاتا ہے، جب کوئی مسلمان سوالوں پر سوال کرنے لگتا ہے، کیوں گھر چھوڑا؟ کیا کسی لڑکے کے چکر میں چھوڑا؟ یہ سوال تو بس جان لیوا ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر میرے اللہ کا شکر ہے رات کو خود آکر اٹھا دیتے ہیں، تہجد کی نماز پڑھتی ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے میرے اللہ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ میری پیاری بندی کیوں غمگین ہے، تیرے ہم ہیں نا، بتا کیا کہنا ہے؟ بس ہاتھ اٹھا کر اپنے رب سے فریاد کی، اور ایسا سکون بلکہ سرور آتا ہے کہ یہ بات بتانے کی نہیں مگر زبان پر آگئی ہے تو بتا رہی ہوں، اکثر میرا یہ حال ہوتا ہے کہ ایک ایک لمحہ تہجد کے وقت کا انتظار کرتی ہوں جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب اور معشوق سے ملاقات کے وقت کا انتظار کرتا ہو۔

س: ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔ تم پابندی سے تہجد پڑھتی ہو؟

ج: جی الحمدللہ، مجھے فجر سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے میرے اللہ ایسا لگتا ہے کہ خود آکر اٹھا دیتے ہیں، اور ایسا لگتا ہے جیسے کہہ رہے ہوں، ہماری بندی ہم آگئے، اٹھ۔ کتنا بھی دل دکھی ہو، پریشانی ہو، اپنے رب سے رو دھو کر مناجات کر کے اک دم دل صاف اور ہشاش بشاش ہو جاتا ہے، میں تو کسی بھائی کو اسلام کی دعوت دیتی ہوں تو اس بات پر سب سے زیادہ زور دیتی ہوں کہ اپنے مالک پر ایمان کے بعد اس سے رشتے جوڑنے کے بعد اس کے سامنے اپنے دکھ سکھ رکھنے کا جو مزا آئے گا، تو تمہیں قدر آئے گی کہ اسلام میں آنے میں کتنا مزا ہے، میں اکثر اپنے نومسلم بھائی بہنوں کو بھی یہ کہتی ہوں کہ تہجد کے وقت ہمارے اللہ سے راز و نیاز اور مناجات میں جو مزا ہے، اگر آخرت کی نجات، جنت دوزخ، قبر حشر کے مسئلے نہ بھی ہوں، تو صرف اور صرف اپنے اللہ کے حضور سحر میں مناجات اور باتیں کرنے کے لئے ہر انسان کو مسلمان ہو جانا چاہئے۔

س: واقعی بیٹا اللہ کا تم پر بڑا کرم ہے، ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں اسلام لائے، مگر تم اپنے اللہ سے تعلق میں ہم سب سے بڑھ گئی ہو، تم اپنے اللہ کا جس قدر شکر کرو کم ہے؟

ج: آپ سے میں کیسے بڑھ سکتی ہوں انکل آپ تو ماشاء اللہ بڑے داعی ہیں، بس یہ ہے کہ جو جتنا غریب اور ننگا بھوکا ہوتا ہے، اس کے لئے ذرا سی بھیک بھی بڑی ہوتی ہے، میں اللہ کا جتنا شکر کروں کم ہے کہ میرے اللہ نے مجھے رات کی بادشاہت دے کر اور تہجد کی لت لگا کر اس زندگی میں جنت کا مزا چکھا دیا ہے۔

س: تم نے بتایا کہ جب میں کسی غیر مسلم کو دعوت دیتی ہوں تو اس بات پر زور دیتی ہوں، کیا تم دعوت کا باقاعدہ کام کرتی ہو؟

ج: دعوت کا باقاعدہ کام تو میں کیا کر سکتی ہوں، ابھی تو دعوت کی الف با بھی میں نہیں جانتی، باقاعدہ دعوت ہمارے محسن پیارے آقا اور ہمارے نبی ﷺ دیتے تھے، جنھوں نے ہمارے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا، مگر جیسی بھی ٹوٹی پھوٹی کوشش ہو سکتی ہے، میں کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ ہمارے حضرت فرماتے ہیں کہ ایک ایمان والا چراغ کے مانند ہے کہ جہاں بھی وہ رہے، وہاں اس کے ایمان سے کفر و شرک کے اندھیرے دور ہوں، یعنی وہ دعوت کا کام کرے، اگر وہ دعوت کا کام نہیں کر رہا ہے اور اس کے ارد گرد رہنے والے لوگوں کو ایمان نہیں مل رہا ہے، اور وہ کفر و شرک کے اندھیروں میں خوش و خرم رہ رہا ہے، تو یہ ایمان والا بجھے چراغ کی طرح ہے، اب اس بجھے چراغ کو جلانے کے لئے کسی جلتے ہوئے چراغ کی لو سے اس کی لو کو لگانا چاہئے، اسی طرح ایک

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

مسلمان داعی ہے، وہ اگر غیر مسلم بھائی بہنوں میں رہے، تو ان کو کفر وشرک کے اندھیروں سے نکال کر ایمان اور اسلام کی روشنی میں لانے کی فکر کرے، بلکہ وہ چراغ کی طرح ان کو روشنی دینے کے لئے اپنے کو جلائے اور پگھلائے، اور جہاں ان ایمان والوں میں جائے جو دعوت سے غفلت میں ہوں، ان کے دل کی لو کو دعوت کی آگ سے جلانے کی کوشش کرے۔ الحمدللہ میں اس کے لئے کوشش کرتی ہوں، اور جب بندہ کوشش کرتا ہے اور اس کوشش کے پیچھے تہجد میں اپنے مالک کے حضور فریاد کی طاقت بھی ہو، تو کوشش ضرور کامیاب ہوتی ہے، میرا تو روز کا تجربہ ہے، رات کو تہجد میں ہدایت کی دعا کر کے جب بھی کسی مدعو سے بات کرتی ہوں، میرے اللہ ضرور ہدایت عطا فرماتے ہیں۔

س: ماشاء اللہ ماشاء اللہ، تو کچھ اور خاندانی مسلمان عورتوں کو بھی دعوت کی طرف لگا لیا ہے؟ اور عورتوں کو بھی اسلام کی طرف لانے کی کوشش کر رہی ہو؟

ج: جی الحمدللہ کوشش کر رہی ہوں اور بہت سی بہنیں جڑ بھی رہی ہیں۔

س: آپ کے شوہر اجازت دیتے ہیں؟

ج: الحمدللہ وہ خود دعوت سے جڑ گئے ہیں میری شادی سے پہلے وہ بھی بجھے چراغ تھے، مگر مجھ سے نکاح کے بعد میری دعوتی کارگذاریاں دیکھ کر ان کو بھی دعوتی شوق پیدا ہو گیا ہے، پہلے وہ بہت ڈرتے تھے، میں نے ان کو بتایا کہ ہمارے ملک کے آئین نے ہر شہری کو دعوت دینے کا بنیادی حق دیا ہے، اب الحمدللہ ان کے دل سے ڈر نکل گیا ہے، اور کئی لوگ ان کے ذریعہ بھی اسلام میں آئے ہیں۔

س: ماشاء اللہ، آپ کو تمام خوشیاں اللہ تعالیٰ عطا کرے، یقیناً اللہ کے نزدیک آپ کی ان قربانیوں اور پریشانیوں کا بدلہ جنت ہے، آپ کو معلوم ہے کہ یہ انٹرویو میں ایک اردو میگزین کے لئے لے رہا ہوں جس کو دسیوں ہزار لوگ پڑھتے ہیں، آپ ان پڑھنے والے مسلمانوں کے لئے کوئی پیغام یا میسیج دیں گی، جس سے ان لوگوں کو جو پیدائشی طور پر مسلمان ہیں، کچھ سبق ملے؟

ج: میں کیا میسیج دوں مسلمانوں کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے، بس اتنا ضرور کہنا چاہوں گی کہ اللہ نے بڑا احسان کیا ہے آپ سبھی پر، شاید آپ لوگوں کو احساس نہیں ہے کہ کتنا بڑا احسان کیا ہے آپ پر مفت میں ایمان جیسی دولت دے کر۔ اگر مسلمانوں کو ذرا بھی احساس ہوتا تو وہ یوں غفلت بھری زندگی نہ گذارتے، اے مسلمانو! تم تو اس نبی کے امتی ہو جو ساری ساری رات صرف غیر مسلموں کے لئے روتے تھے، کہ کیسے ہر انسان جہنم سے بچ کر جنت میں جانے والا بن جائے۔ لیکن جب آج کے مسلمانوں کو دیکھتی ہوں تو بہت ہی افسوس ہوتا ہے کہ کیا انہیں نبی کے مشن سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ کیا انہیں اللہ کے حکم کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اللہ ہم سبھی کو حق سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور اس کی دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ○

اعلان ملکیت

FARM-IV RULE-VIII

ماہنامہ ارمغان ولی اللہ پھلت ضلع مظفر نگر (یوپی)

مقام اشاعت: جمعیت شاہ ولی اللہ، پھلت ضلع مظفر نگر یوپی

مدت اشاعت: ماہنامہ

ایڈیٹر کا نام: وصی سلیمان ندوی

قومیت: ہندوستانی

پتہ: پھلت ضلع مظفر نگر (یوپی)

پرنٹر پبلشر کا نام: محمد ادریس قریشی

قومیت: ہندوستانی

پتہ: پھلت ضلع مظفر نگر (یوپی)

مالک: جمعیت شاہ ولی اللہ، پھلت ضلع مظفر نگر (یوپی)

میں محمد ادریس قریشی تصدیق کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا امور میرے علم ویقین کے مطابق صحیح ہیں۔ **محمد ادریس قریشی** ۲۰۲۱/۴/۲ء

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

شبِ قدر فضائل واعمال

مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

بندوں پر حق تعالی کی نعمتیں بے پناہ ہیں، اس کی نوازشیں بے پایاں اور اس کی عطائیں بے انتہا ہیں، جن کا کوئی حدّ وشمار نہیں، کوئی غایت ونہایت نہیں، کوئی حساب و کتاب نہیں۔ باری تعالی کے الطاف وعنایات کا سرسری اندازہ صرف اس فقرے سے لگایا جاسکتا ہے جس سے شیخ سعدیؒ نے اپنی نادرۂ روزگار کتاب ''گلستان'' کا آغاز فرمایا اور جو صدیوں سے ضرب المثل کے طور پر استعمال ہورہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''ہر نفسے کی فرومی رود ممد حیات است وچوں برمی آید مفرح ذات''یعنی ہر سانس جو اندر جاتی ہے زندگی کا سہارا ہے اور جب باہر آتی ہے تو ذات کو فرحت بخشتی ہے، اس کے بعد لکھتے ہیں "پس در ہر نفسے دونعمت موجود است وبر ہر نعمتے شکرے واجب است''یعنی ہر سانس میں دونعمتیں موجود ہیں اور ہر نعمت پر ایک مرتبہ اللہ کا شکر بجالانا واجب ہے۔

ان ہی گراں قدر انعامات میں ایک قیمتی انعام ہر سال ماہ رمضان کی آمد اور ہر رمضان میں اس عظیم الشان رات کی عبادت ہے جو ہزار مہینوں سے افضل وبرتر ہے۔ زیرنظر تحریر کا مقصد شب قدر کے فضائل واعمال سے متعلق چند اہم اور ضروری امور کی وضاحت ہے، حق تعالی قدردانی کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

شب قدر اور قرآن مجید

شب قدر کی قدر ومنزلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ رب العزت نے ایک مکمل سورت اس سلسلہ میں نازل فرمائی اور اس کی عظمت واہمیت کو واشگاف انداز میں اجاگر کیا۔ سب سے پہلے سورۂ قدر کا مکمل ترجمہ ملاحظہ فرمائیں! ارشاد باری ہے:

''بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے۔ اور آپ کیا سمجھے ہیں کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر (فضیلت وبرکت اور اجر وثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں فرشتے اور روح الامین اپنے رب کے حکم سے (خیروبرکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیں، یہ رات طلوع فجر تک سراسر سلامتی ہے۔''

اس سورت مبارکہ میں شب قدر کی چار خصوصیتیں ذکر کی گئی ہیں۔ (۱) قرآن مجید کا نزول۔ (۲) ہزار مہینوں سے زیادہ افضل وبرتر۔ (۳) جبریل امین سمیت ملائکہ رحمت کا نزول۔ (۴) صبح صادق تک خیروبرکت اور امن وسلامتی کی بارش۔

1) نزول قرآن کی رات: اللہ تعالیٰ نے شب قدر کی اولین فضیلت یہ بیان فرمائی کہ ہم نے اس رات میں قرآن مجید کو نازل کیا۔ یوں تو قرآن مجید تیئس (23) برس کی مدت میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا نیز اس کا نزول ربیع الاول میں شروع ہوا اور ذوالحجہ میں مکمل ہوا؛ مگر بہ طور خاص یہاں شب قدر کا ذکر کیوں کیا گیا؟ اس حوالہ سے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ''شب قدر میں قرآن کریم، لوح محفوظ سے یک بارگی آسمان دنیا سے بیت العزت میں نازل ہوا جب کہ اس کے نزول کا اندازہ اور لوح محفوظ کے نگہبانوں کو اس کا نسخہ نقل کرکے آسمان دنیا پر پہنچانے کا حکم اسی سال شب برأت (۱۵ شعبان) میں ہوا۔ گویا قرآن حکیم کا نزول حقیقی ماہ رمضان میں شب قدر کو ہوا اور نزول تقدیری اس سے پہلے شب برأت میں ہوا اور سیدنا محمد مصطفی ﷺ پر نزول قرآن کا آغاز ربیع الاول میں پیر کے دن ہوا اور تقریباً تیئس (23) سال میں مکمل ہوا۔ (تفسیر عزیزی)

2) اس رات کی ایک فضیلت یہ بھی ذکر کی گئی کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی آج کل موسم گرما میں تقریباً ۷ رگھنٹے کی رات ہوتی ہے، اگر کوئی ان ساعات کو غنیمت جان کر عبادت و ریاضت میں گزاردے تو اس کے حق میں وہ ایک رات ۸۳ر

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

سال چار ماہ سے افضل و بہتر ثابت ہوگی۔ شب قدر کے ہزار مہینوں سے بہتر ہونے کا مطلب ہزار مہینوں کی متعینہ مدت نہیں؛ بلکہ اہل عرب کا قاعدہ یہ تھا کہ جب انہیں بہت زیادہ مقدار یا مدت کا اظہار کرنا مقصود ہوتا تو ہزار یعنی' الف' کا لفظ استعمال کرتے تھے اوران کے ہاں گنتی کا سب بڑا عدد' الف' یعنی ہزار ہی تھا، اس لیے اس سے مراد ایک طویل زمانہ ہے۔ اس وضاحت کے بعد اس آیت کے دو مطلب بیان کئے جاتے ہیں: بنی نوع انسان کی خیر و بھلائی کا کام جتنا اس ایک رات میں ہوا یعنی قرآن مجید نازل ہوا اتنا کام کسی طویل دور انسانی میں نہیں ہوا۔ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ اس ایک رات کی عبادت ایک طویل مدت کی عبادت سے بہتر ہے اور اس مطلب کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب قیام لیلۃ القدر من الایمان)

3) اس رات رحمت کے فرشتے خیر و برکت لے کر زمین پر نازل ہوتے ہیں، اور بندگانِ خدا سے مصافحہ کرتے ہیں۔ امام رازی علیہ الرحمہ فرشتوں کے زمین پر اترنے کے حوالے سے تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے کہا تھا کہ یہ مخلوق زمین پر فساد پھیلائے گی اور خون ریزی کرے گی۔ چناں چہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ انسان کی عزت وعظمت واضح کرنے کے لیے فرشتوں کو نازل فرماتا ہے کہ جاؤ اور دیکھو جن کے متعلق تم نے یہ کہا تھا وہ کیا کررہے ہیں؟ دیکھ لو میرے بندے اس رات میں بستر و آرام کو چھوڑ کر میری خاطر عبادات میں مشغول ہیں اور مجھے راضی کرنے کے لیے آنسو بہارہے ہیں، دعائیں مانگ رہے ہیں حالانکہ شب بیداری ان کے لیے فرض یا واجب نہیں؛ بلکہ سنت مؤکدہ بھی نہیں صرف میرے محبوب رسول ﷺ کی ترغیب دینے پر یہ اپنی نیند و آرام قربان کر کے ساری رات کے قیام پر مستعد ہیں، پھر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور مومن کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔

4) یہ رات سلامتی والی رات ہوتی ہے۔ علامہ قرطبیؒ نے سلامتی والی رات ہونے کے کئی مطلب بیان کیے ہیں:

۱) شبِ قدر سراپا سلامتی ہے، اُس میں شرنام کی کوئی چیز نہیں۔

۲) اللہ تعالیٰ اِس رات میں صرف سلامتی ہی کا فیصلہ فرماتے ہیں، برخلاف دوسری راتوں کے کہ ان میں مصائب و آلام کے فیصلے بھی ہوتے ہیں۔

۳) شبِ قدر شیطان کے تصرّف اور اثر انداز ہونے سے محفوظ اور سالم ہوتی ہے۔

۴) سلام سے مراد یہ ہے کہ فرشتوں کی جانب سے اہلِ ایمان پر سلام ہوتا رہتا ہے اور وہ ایمان والوں کو ساری رات سلام کرتے رہتے ہیں۔

۵) سلام سے فرشتوں کا ایک دوسرے کو سلام کرنا مراد ہے

۶) سلامتی سے مراد خیر و بھلائی ہے، یعنی یہ باعظمت اور بابرکت رات صبح صادق کے طلوع ہونے تک سراپا اللہ تعالیٰ کی جانب سے بندوں کے لئے خیر و بھلائی پر مشتمل ہوتی ہے۔ (تفسیر قرطبی:20/134)

شب قدر اور احادیث وآثار

شبِ قدر اللہ تعالیٰ کی منتخب کردہ رات ہے: حضرت کعب احبار فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے رات اور دن کی کچھ ساعتوں کو منتخب کر کے اُن میں سے فرض نمازیں بنائیں، اور دنوں کو منتخب کر کے اُن میں سے جمعہ بنایا، مہینوں کو منتخب کر کے اُن میں سے رمضان کا مہینہ بنایا، راتوں کو منتخب کر کے اُن میں سے شبِ قدر بنائی اور جگہوں کو منتخب کر کے اُن میں سے مساجد بنائی۔ (شعب الایمان:3363)

شبِ قدر سے محرومی ہر خیر سے محرومی ہے: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رمضان کا مہینہ آیا تو آپ ﷺ نے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

اِرشاد فرمایا: بے شک یہ مہینہ آیا ہے اوراس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں بھی زیادہ بہتر ہے، جو اس رات سے محروم رہے گا وہ ساری ہی بھلائی سے محروم رہے گا، اور اس کی بھلائی سے وہی محروم رہتا ہے جو حقیقت میں محروم ہو۔(ابن ماجہ:1644)

فرشتے سلام و مُصافحہ کرتے ہیں اور دُعاؤں پر آمین کہتے ہیں: حضرت ابن عباسؓ سے نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد مَروی ہے: جب شبِ قدر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل کو حکم دیتے ہیں، وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اُترتے ہیں ، اُن کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو کعبہ کے اوپر نصب کرتے ہیں، حضرت جبریل کے 100 پَر ہیں جن میں سے صرف 2 پروں کو وہ اس رات میں کھول کر مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں، پھر حضرت جبریل فرشتوں کو اس رات میں پھیل جانے کا حکم دیتے ہیں اور وہ فرشتے اس رات میں ہر کھڑے، بیٹھے، نماز پڑھنے والے، ذکر کرنے والے کو سلام کرتے ہیں، مصافحہ کرتے ہیں اور اُن کی دعاء پر آمین کہتے ہیں، اور یہ حالت صبح صادق تک رہتی ہے۔ (شعب الایمان:3421)

شب قدر میں کیا کریں کیا نہ کریں؟

شب قدر میں بعض محدثین نے کثرت نوافل کو افضل قرار دیا، بعض نے دعاء میں مشغول ہونے کو بہتر بتایا، کسی نے تلاوت کی اہمیت کو اجاگر کیا اور کسی نے تسبیح وغیرہ کے ذریعہ قرب الٰہی کے حصول کو ترجیح دی؛ مگر علامہ ابن رجب حنبلیؒ کہتے ہیں کہ شب قدر میں مختلف عبادتوں کو جمع کرنا افضل ہے مثلاً تلاوت، نماز، دعاء، تسبیح وغیرہ میں مصروف رہے؛ کیوں کہ سرکار دو عالم ﷺ سے اس رات میں یہ تمام عبادات منقول ہیں (فضائل اعمال) اور یہ حقیقت ہے کہ انسان خشوع خضوع برقرار رکھتے ہوئے ایک ہی عبادت میں زیادہ دیر تک مشغول نہیں رہ سکتا۔ ہاں مختلف عبادتوں کو جمع کرکے بہ آسانی وقت کو کارآمد بنایا جاسکتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ ان باعظمت راتوں میں محض جاگنا یا رات کا گزارنا مقصود نہیں؛ بل کہ عبادت وریاضت مقصود ہے۔ نیز جس طرح بابرکت اوقات میں عبادت کرنے سے اجر وثواب بڑھ جاتا ہے ایسے ہی ان میں معصیت کرنے سے معاصی کا وبال بھی زیادہ ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اس بات کا بہت اہتمام کیا جائے کہ ان پاکیزہ لمحات میں کسی گناہ کا ارتکاب نہ ہو۔ بعض لوگ شب قدر میں جاگتے تو ہیں؛ لیکن ان کا جاگنا سیرو تفریح کرنے، ہوٹلوں میں ٹھنڈا گرم پینے اور بازاروں میں گشت کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ اس جاگنے سے سوجانا بہتر ہے، کم ازکم سو کر گناہوں سے تو بچ جائے گا۔ بہر حال یہ کوتاہی بہت عام ہے اس سے بچنے کا بہت اہتمام کرنا چاہئے۔ بعض لوگ اجتماعی طور پر جاگتے ہیں اور تھوڑی بہت عبادت بھی کرلیتے ہیں؛ مگر بسا اوقات ان میں بھی کئی مفاسد شامل ہوجاتے ہیں جو بڑے خطرناک اور باعث گناہ ہیں۔

خلاصۂ کلام

شب قدر جو رمضان کے اخیر عشرے؛ بل کہ اخیر عشرے کی طاق راتوں میں دائر ہے، ہمیں اس بات کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ ان تمام راتوں میں تلاش شب قدر کی فکر کریں! کیوں کہ کون سی رات شب قدر ہے اس کے بارے میں حتمی بات نہیں کہی جاسکتی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں تلاش کرنے کا ہی حکم دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ محدثین کرام کا کہنا ہے کہ یہ رات ہر سال تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات کے بارے میں بھلا دیا گیا، ایسے میں کسی ایک رات کو اپنی طرف سے شب قدر مان کر بقیہ طاق راتوں کو عبادت سے غافل رہنا بہت بڑی محرومی کا سبب ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم جس رات کو شب قدر مان رہے ہوں وہ اس کے علاوہ کسی اور رات میں ہو؛ جبکہ آخری عشرے کی سبھی راتوں میں تلاش کرنے میں یہ خطرہ نہیں۔ اس رات کو پوشیدہ رکھنے کا مقصد بھی یہ ہے کہ بندہ زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کرسکے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

دعوتی سوالات اور میرے جوابات

جناب ریاض موسیٰ ملیباریؒ

قسط: ۹

برصغیر کے معروف داعی دین جناب ریاض موسیٰ ملیباری، غیر مسلموں میں دعوت کے حوالہ سے ایک بہت معتبر نام ہے، انھوں نے اپنی پوری زندگی اور تمام توانائیاں بلکہ اپنی جمع پونجی بھی اس کار خیر کے لئے وقف کر رکھی تھی، اپنے دعوتی تجربات کی روشنی میں انھوں نے اس سلسلہ کے بہت سے سوالوں کے جواب ''دعوتی سوالات'' کے نام سے مرتب کئے تھے، جنہیں ارمغان کے قارئین کے لئے قسط وار پیش کیا جارہا ہے، یہاں یہ وضاحت مفید ہوگی کہ یہ تمام جوابات دعوتی تناظر میں دیئے گئے ہیں، احکام وفتاوی کے لحاظ سے، اور اپنی ضرورت کے اعتبار سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان میں ترمیم کی جاسکتی ہے۔ امید ہے کہ کاروان دعوت کے مسافر اس کی روشنی میں اپنا سفر اور زیادہ کامیابی کے ساتھ طے کرسکیں گے۔ ....ادارہ

سوال: قرآن مجید میں جنگوں سے متعلق جو آیات ہیں، غیر مسلمین کو ان کے بارے میں بڑی تشویش ہوتی ہے اور بہت ساری غلط فہمیاں بھی ہوتی ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہم کس انداز سے سمجھائیں؟

جواب: ان کو اس طور پر سمجھائیں کہ دو ملکوں کے درمیان تعلقات کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں:

۱۔ ڈپلومیٹکل تعلقات

۲۔ جنگی حالات

میری عمر ۶۹ رسال ہے، میری زندگی میں اب تک چین اور بھارت کے تعلقات ڈپلومیٹکل رہے ہیں، مگر ۱۹۶۱ء میں ایک تھوڑے عرصے کے لئے بھارت اور چین کے درمیان جنگ چھڑ گئی تھی، جنگ سے پہلے کے زمانے میں بھارت کے (Prime minister) وزیر اعظم جواہر لال نہرو اور چین کے وزیر اعظم چو اِن لائی دونوں نے مل کر یہ نعرہ بلند کیا تھا کہ ''ہندی، چینی بھائی بھائی۔''

چین اور بھارت کے درمیان اتنے اچھے تعلقات تھے کہ دنیا کے کسی اور ملک سے اتنے اچھے تعلقات نہیں تھے لیکن جب دونوں ملکوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی تو جنگ کے دوران ہمارے ملک کے (Commander) فوجی سپہ سالار نے بھارت کی فوج کو حکم دیا ''آگے بڑھو'' ''چین کو مارو'' ''چینی فوج کو ختم کرو''

یہ جنگ کے ماحول کی کمانڈنگ ہے، اسی طرح آپ ﷺ اپنی زندگی میں کئی جنگوں میں شرکت کرنے پر مجبور ہوئے، آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں ۲۴ رگھنٹے سے زیادہ تلوار اپنے ہاتھ میں نہیں پکڑی، ایسے ماحول میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو قرآنی آیات نازل کی ہیں وہ ساری آیات جنگی حالات سے متعلق ہیں۔

ہر ملک اپنے جنگی ماحول میں ایسے ہی کرتا ہے لیکن ڈپلومیٹکل حالات میں کوئی بھی اس طرح کی باتوں کو نہیں دوہرائے گا، ابھی ہمارے حالات جنگی نہیں ہیں، ان جنگی آیتوں کو دوہرانے والے وہ شرپسند لوگ ہیں جو حالات کو نہیں سمجھتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: قرآن، جنت اور جہنم کے منکر کو کیسے جواب دیں؟

جواب: یہ متکبر اور مغرور لوگ ہیں ان کا ابدی ٹھکانہ جہنم ہے ان کے پیچھے اپنے آپ کو ہلاک نہ کریں۔ واللہ اعلم بالصواب

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

سوال: کیا دعوت وتبلیغ کی وجہ سے مسلمانوں کے آپسی اختلافات کم ہوسکتے ہیں؟

جواب: دعوت وتبلیغ کی وجہ سے مسلمانوں کے آپسی اختلافات کم نہیں بلکہ ختم ہوسکتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر جو دعوت کی ذمہ داری ڈالی ہے اس کی تعمیل میں لگے رہیں تو مخالفت کا یہ ماحول نہیں رہے گا۔ **واللہ اعلم بالصواب**

سوال: کیا داڑھی اور سفید کپڑا داعی کے لئے بہتر رہے گا؟

جواب: جہاں تک داڑھی کی بات ہے تو یہ سنت ہے، رہا سفید کپڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سفید کپڑا پہنو، یہ تمہارے اور تمہارے مُردوں کے لئے اچھا وعمدہ ہے۔ (ابن ماجہ، صححہ الالبانی) اس لئے جو اچھا اور بہتر ہو اسی کا استعمال کرنا چاہیے۔ **واللہ اعلم**

سوال: ایک عورت اگر اسلام قبول کرلے اور اس کا مشرک شوہر رکاوٹ بنے، تو اس کے حل کی کیا صورت ہوسکتی ہے ؟

جواب: اگر ایک عورت اسلام قبول کرتی ہے اور اس کی وجہ سے اس کا غیر مسلم شوہر اس کے لئے رکاوٹ بنتا ہے تو اس کا حل یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے کوئی آدمی اس عورت سے شادی کرلے۔ **واللہ اعلم بالصواب**

سوال: دورانِ دعوت بعض غیر مسلم جدال پر آجاتے ہیں تو ہم ایسی حالت میں کیا کریں؟

جواب: دورانِ دعوت اگر غیر مسلم جدال پر آجائے تو ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان : وجادلھم بالّتی ھی احسن (۴۱:۳۴) یعنی سب سے اچھے جدال پر عمل کرسکتے ہیں۔

سوال: بت پرستی ایک صرف نکتۂ ارتکاز ہے نہ کی بذاتِ خود اس کی پوجا؟

جواب: ''بت پرستی صرف ایک نکتۂ ارتکاز ہے نہ کی بذات خود اس کی پوجا'' آپ کا یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے، کیونکہ لاکھوں مورتیوں کو آپ لوگوں نے بنا رکھا ہے اور ان کے الگ الگ مندر ہیں، اور اگر ہر مورتی کی پوجا کرنے والے سے پوچھا جائے کہ یہ کون ہیں جن کی آپ پوجا پاٹ کرتے ہیں تو وہ یہی کہے گا، العیاذ باللہ! خدا ہے۔ یہ صرف مسلمان کے سوال سے بچنے کا ایک طریقہ ہے۔ **واللہ اعلم بالصواب**

سوال: اگر کوئی اسلام قبول کرے اور اس کی وجہ سے اس کے گھر والے اسے گھر سے نکال دیں، تو ہم ان کی کفالت کیسے کرسکتے ہیں؟

جواب: اگر کسی مشرک خاندان کے ایک فرد نے اسلام قبول کیا اور اس بنیاد پر اس کے گھر والوں نے اسے گھر سے نکال دیا، تو وہ بھائی جو اپنے گھر سے نکال دیا گیا وہ آپ کا بھائی ہے، تو ایسی صورت میں آپ اس کی کفالت کریں۔ ہمیں نومسلم بھائیوں کے لئے سہارا بننا چاہئے۔ ذرا یاد کیجئے! مہاجرین صحابہ کتنی بڑی تعداد میں مکے سے مدینہ آئے تھے؟ مدینہ کے صحابہ کرام نے انہیں مرحبا کہا، انھوں نے مہاجرین صحابہ کرام کو اپنا بھائی بنا لیا اور ان کے سامنے ایثار وقربانی کی وہ مثال پیش کی جس کی نظر نہیں ملتی۔ یہ نمونہ ہمارے سامنے موجود ہے، ہمیں بھی اس فکر کو عام کرنا چاہئے۔ **واللہ اعلم بالصواب**

سوال: دعوتی کام کرتے ہوئے دل میں ایک طرح کا ڈر، خوف اور وحشت کی سی کیفیت طاری رہتی ہے، اس کیفیت کو دور کرنے کے لئے کیا کیا جائے ؟

جواب: نیکی کا کام کرنے کے دوران دلوں میں جو ڈر، خوف، وحشت، وسوسے، پریشانیاں، رکاوٹیں پیدا ہوجاتی ہیں، ان سب چیزوں کو لانے والا پیدا کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

شیطان ہوتا ہے، اور جو مسلمان شیطان سے قریب رہتا ہے اس کے دل کی یہ کیفیت رہتی ہے، ہمیشہ وہ ڈرا، سہما سہما رہتا ہے۔لیکن ایک ایسا مسلمان جو اللہ تعالیٰ سے ذکر واذکار کے ذریعہ قریب رہتا ہے اس کی ساری دلی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں، اس لئے ہم کو چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو اللہ سبحانہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ قریب کرلیں اور شیطان سے دور ہو جائیں۔

نیکی کے کاموں میں سب سے اہم کام 'دعوتی کام' ہے۔ اسے انجام دینے والے ساری تاریخ میں انبیاء علیہم السلام سرِ فہرست رہے ہیں۔ سارے انبیاء علیہم السلام کو اللہ رب العالمین نے اسی زمانے کے انسانوں میں سے چنا۔ نیز چند وجوہات کی بنا پر انہیں چنا گیا، ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام بڑی ہمت والے ہوتے ہیں۔

آج کے انسانی سماج میں خوف، ڈر، رکھنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ایسے لوگ جن کے اندر ڈر، خوف سمایا ہوا ہے، دعوتی کام کی خواہش دل میں اگر رکھتے بھی ہوں تب بھی اس کام سے ڈر اور خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسی ڈر کی کیفیت کو ہم اپنے دل سے دور کر سکتے ہیں۔

قرآن مجید میں اس کی دلیل موجود ہے۔ موسیٰؑ کا جہاں بھی قرآن میں ذکر ہوا وہاں ان کے ڈر کی کیفیت کا بھی ذکر ہوا ہے۔ اللہ نے ان کے دل سے ڈر، خوف کو دور کیا۔ اس کے بعد موسیٰؑ نے دعوتی فریضہ کو انجام دیا۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمارا درس ''داعی کی تربیت'' کی طرف رجوع کریں۔ انشاء اللہ آپ کو اطمینان ہو جائے گا۔ **واللہ اعلم بالصواب**

سوال: آج کل غیر مسلم بھائی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جس چیز کی دعوت آپ ہم کو دے رہے ہیں اس کے خلاف آپ کے مسلم بھائی کرتے ہیں جتنے بڑے بڑے گناہ، معاصی کے کام ہیں اسے مسلمان بھی انجام دے رہے ہیں تو ہم آپ کی دعوت کیوں قبول کریں؟

جواب: گناہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سخت سے سخت عذاب دے گا، مسلمان ہونے کی وجہ سے کسی کو بھی ان گناہوں کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ کی سزا کو نرک (جہنم) کہتے ہیں وہ انسان کے برداشت کے باہر کی سزا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ تمام کے تمام لوگ اس سزا سے بچ جائیں اگر آپ اس دعوتِ حق کو قبول کر کے اللہ کے فرماں بردار بندے بن جائیں گے، تو اللہ آپ کے سابقہ سارے گناہ معاف کر دے گا اور مرنے کے بعد آپ کو جنت الفردوس دے گا۔ **واللہ اعلم بالصواب**

سوال: ''کنتم خیر امۃٍ اخرجت للناس'' اس آیت کریمہ کے سلسلے میں آپ نے جو یہ کہا کہ ''الناس'' سے مراد غیر مسلم ہیں حالانکہ، ''الناس'' کا لفظ عام ہے اسی عمومیت کی وجہ سے سر فہرست مسلمانوں پر اس کا اطلاق مانا گیا ہے، چنانچہ مسلمانوں میں دعوت و تبلیغ کیلئے بھی اس آیت سے استدلال کیا جاتاہے براہِ کرم وضاحت فرمائیں؟

جواب: انڈیا میں (تحریر لکھتے وقت) ۱۱۲ رکروڑ آبادی ہے، اس میں خیر امت سے ۲۰ کروڑ مسلمان مراد ہیں۔ ۹۲ کروڑ غیر مسلم ہیں۔ غیر مسلموں تک اسلام پہنچانے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ پر فرض قرار دی ہے، امت کی اصلاح کے لئے دوسری آیتیں موجود ہیں، اس آیت سے جمہور مفسرین نے غیر مسلمین میں دعوت کے لئے استدلال کیا ہے، یقیناً لفظ ''الناس'' عام ہے مگر سیاق میں ''خیر امۃ'' آنے سے لفظ ''الناس'' سے خیر امۃ خارج ہو جاتی ہے۔ لہٰذا یہاں پر صرف غیر مسلم مراد ہیں، اور جو اس فرق کو نہیں سمجھتے وہ اس آیت سے مسلمانوں کی اصلاح کے

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

لئے استدلال کرتے ہیں۔واللہ اعلم بالصواب

سوال:قبولِ اسلام کے اعلان میں اگر خطرہ ہو تو کیا اسلام کو چھپا سکتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ کے زمانے میں جن لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا، جتنے خطرات اس زمانے میں ان کے لئے تھے اتنے خطرات آج انڈیا میں نہیں ہیں اور اگر کسی گھر، محلّہ میں ایسا ماحول ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ کسی دوسری جگہ ہجرت کر جائے۔ واللہ اعلم

سوال:اگر نو مسلم کو گھریلو مشکلات کا سامنا کرنا پڑرہا ہو تو کیا جگہ تبدیل کرنا ضروری ہے؟

جواب: ایسی حالت میں آپ کو چاہئے کہ آپ اس بھائی کو اپنے گھر میں رکھ لیں اس سے مسئلہ حل ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

سوال:غیر مسلم کو اسلام قبول کرنے کے لئے کلمہ کسی عالم ہی سے پڑھانا ضروری ہے یا اگر وہ خود سے پڑھ لے تو کافی ہو جائے گا؟

جواب: اگر ایک بستی میں ایک آدمی ہے وہ مسلمان ہونا چاہتا ہے تو اس کیلئے اکیلا پڑھنا ہی کافی ہے، لیکن اگر وہ سماج میں رہتا ہے تو اسکا خود پڑھنا کافی نہیں ہے بلکہ اسلام قبول کرنے کا جو طریقہ رائج ہے وہ اس طریقہ پر عمل کرے۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال:بہت سے لوگ اسلام کو اچھا مذہب مانتے ہیں مگر اپنے خاندان گھر والوں اور معاشرہ سے گھبرا کر اسلام قبول نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو کیسے ہمت دلائی جائے؟

جواب: سارے غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے میں ایسی ہی رکاوٹیں اکثر رہتی ہیں اس کو دور کرنے کے لئے اللہ کی آیتوں کو انہیں پڑھ کر سنانا چاہئے، تو اس سے ان کے اندر خود اعتمادی پیدا ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال:آپ کا کہنا ہے :''دعوت بہت آسان ہے'' لیکن غیر مسلموں کے عجیب و غریب سوالات ہمیں پریشان کر دیتے ہیں تو دعوت کو آسان کہنا کہاں درست ہے؟

جواب: کارِ دعوت یقیناً آسان ہے، لیکن بسا اوقات دعوت کے سلسلے میں تیاری نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام کافی مشکل محسوس ہوتا ہے، مثلاً دو شخص سمندر میں سفر کرنے کے لئے نکلے، ایک کشتی پر سوار ہوا، دوسری پانی کے جہاز پر، تو پانی کے جہاز سے جانے والے کے لئے سفر یقیناً آسان ہوگا۔ لیکن کشتی میں سفر کرنے والے کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسی طرح اگر ہم با قاعدہ تیاری کے ساتھ دعوت کا کام انجام نہیں دیں گے تو یقیناً مشکلات کو برداشت کرنا پڑے گا، اور جب ہم با قاعدہ تیاری کے ساتھ یہ کام انجام دیں گے تو یہ کام آسان ہو جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: ہندوؤں کو کیوں کافر کہتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کو دعوت دینے کے بعد جو انکار کرتا تھا اس کو کافر کہا جاتا تھا، یعنی انکار کرنے والا، آپ لوگوں کو ہم نے دعوت بھی نہیں دی اور نہ ہی آپ نے انکار ہی کیا۔ اس اعتبار سے آپ کافر نہیں ہیں، دوسرے مذاہب والوں کو پہچان کے لئے آپ بھی (Non Hindu) غیر ہندو کہتے ہیں اسی طرح کافر کا مطلب Non Muslim ہے۔ واللہ اعلم

سوال:مسلمان کئی فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اس حال میں اسلام قبول کرنے والے کو کس فرقہ میں شامل کرنا چاہیے؟

جواب: جس فرقہ والے اس پر دعوت کا کام کریں اور ان کے ہاتھ پر کسی نے اسلام قبول کیا، تو وہ اسے اپنے فرقے میں شامل کرلیں اور جمالیں۔ واللہ اعلم بالصواب

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

دینی مدارس کی ناقدری

مسلمانوں کے زوال کا سبب

ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز
ایڈیٹر ہفت روزہ گواہ، حیدرآباد فون: 9395381226

جمعہ 26/فروری کو ایک عرصہ بعد مسجد فیض العلوم سعید آباد میں نماز جمعہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ خطبہ جمعہ سے قبل انتظامیہ کمیٹی کے ایک ذمہ دار رکن نے اعلان کیا کہ مدرسہ اور مسجد فیض العلوم سعید آباد کے بجلی بل کی ادائیگی کے لئے مسائل کا سامنا ہے، انہوں نے مطلوبہ رقم کا بھی اعلان کیا، اسی وقت بعض اہل خیر حضرات نے واٹس ایپ پر اپنے شناسا حضرات کو اس سے واقف کروایا، اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ احسان وشکر ہے کہ بعض نے اپنے اپنے طور پر مدرسہ اور مسجد کے اکاؤنٹ میں رقم منتقل کردی، اور 27/فروری کو نائب ناظم انتظامیہ کمیٹی جناب خواجہ ضیاء الدین صاحب سے یہ خوش خبری ملی کہ مطلوبہ رقم کا نشانہ مکمل ہوچکا ہے، الحمدللہ!

یقیناً مدرسہ اسلامیہ فیض العلوم ملک کے باوقار دینی درسگاہوں میں شمار کیا جاتا ہے، اس کے ناظم اول حضرت مولانا شاہ ابرارالحق ہردوئیؒ کئی دینی درس گاہوں کے بانی تھے، مدرسہ اسلامیہ فیض العلوم سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں طلبہ حفاظ، علماء، فقہاء بن کر فارغ ہوئے ہیں، ہر دور میں بے لوث حضرات نے اس کی مثالی خدمات انجام دی ہیں، اسی لئے اس ادارے اور اس سے وابستہ اساتذہ، علماء، اکابرین اور طلبہ کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مدرسہ اسلامیہ فیض العلوم کی نیک نامی اس کی کامیابی اور ترقی کی ضامن ہے، اخلاص اور نیک نیتی سے قائم ہونے والے اداروں پر اللہ رب العزت کی خاص رحمت ہوتی ہے، ہمارے شہر، ہماری ریاست اور ہمارے ملک میں ہزاروں کی تعداد میں دینی مدارس خاموشی کے ساتھ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ مدارس نہ ہوتے تو یتیموں، غریبوں، بے سہارا اور بے کس بچوں کی پرورش، تعلیم وتربیت ایک مسئلہ رہتی اور یہ بچے جو علماء، حفاظ، ہوکر مسلم معاشرے کا وقار اور شعائر اسلامی کے محافظ یا خدمت گذار بن جاتے ہیں، یہ بچے معاشرے کا ناسور اور دھرتی کا بوجھ بن جاتے، مساجد میں امامت اور اذانیں کون دیتا، نکاح کے خطبات ہوں یا بچوں کو قرآن وسنت کی تعلیم دینے والے، کہاں سے ملتے، مسلم میتوں کا غسل، تجہیز وتدفین کے لئے مسائل پیدا ہوتے، اِن مدارس نے مسلمانوں کو مسلمان بنائے رکھا ہے۔ جہاں جہاں یہ قائم ہیں، وہاں وہاں علم کے نور سے، جہالت، توہم پرستی، مشرکانہ عقائد کے اندھیرے دور ہوئے۔

اسی لئے ہر دور میں دینی مدارس اور مساجد اسلام دشمن طاقتوں کی نظروں میں کھٹکتے رہے ہیں۔ بغداد ہو یا اسپین، ترکی، بوسنیا، چیچنیا، روس ہو یا برصغیر کے ممالک، دشمنوں نے اِن مدارس پر پابندی لگانے کی کوشش کی، کیوں کہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ جب تک یہ مدارس رہیں گے اس وقت تک اسلام کا پرچم سربلند رہے گا، چنانچہ ہر مسلم دشمن طاقت نے ان مدارس کو کبھی دہشت گردی کے اڈے ثابت کرنے کی کوشش کی تو کبھی انہیں ملک کی سلامتی کے لئے خطرہ قرار دیا، ان مدارس کے معاملات میں دخل اندازی کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں، مگر مدارس کے علماء، اساتذہ ہوں یا طلبہ انہوں نے ہر سازش اور کوشش کو اپنے عزم و استقلال سے ناکام بنایا، دینی مدارس ہر دور میں آزمائشی مراحل سے گزرتے رہے ہیں مگر سال 2020 میں دینی مدارس کے ساتھ ساتھ مساجد کو بند کردیا گیا تھا۔ سات آٹھ مہینے کا یہ دور اللہ نہ کرے کہ دوبارہ آئے۔ مساجد اور مدارس کو ملنے والے عطیات پر

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

بہت کم مخیّر حضرات نے توجہ دی، اکثر و بیشتر مساجد اور مدارس کی اپنی موقوفہ جائیدادیں نہیں ہیں، جس کی وجہ سے ان کے اخراجات کا دارومدار اہل خیر حضرات اور مصلیان کے عطیات سے ہی ممکن ہے، اُسی میں سے امام، مؤذن اور اساتذہ کی تنخواہیں ادا کی جاتی ہیں، طلبہ کے طعام کا انتظام کیا جاتا ہے، اگر مدارس کی عمارتیں ذاتی نہ ہوں تو کرایہ بھی اسی رقم سے ادا کیا جاتا ہے۔ ''کرونا بحران'' کی وجہ سے مساجد بند رہیں، رمضان المبارک کی عبادتیں بھی گھر میں ہوتی رہیں۔ اسی مہینہ میں سب سے زیادہ عطیات، صدقات، زکوۃ کی رقم ادا کی جاتی ہے اور تقریباً ہر نماز میں بھی مساجد میں چندے کے ڈبے گشت کرائے جاتے جس سے اچھی خاصی رقم جمع ہوجاتی تھی، اس سال مدارس اور مساجد کی کمیٹیاں ان عطیات سے محروم رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ الکٹری سٹی بل کے لئے مدرسہ اسلامیہ فیض العلوم کو نماز جمعہ میں اعلان کرنا پڑا۔

ایسے ہی مسائل سے یقیناً دیگر مدارس اور مساجد بھی دوچار ہوں گے، اہل خیر حضرات کی کمی نہیں ہے، مگر یہ کڑوا سچ ہے کہ اکثر عام مسلمان جس طرح سے مسجد سے اذان کی آواز سن کر احتراماً اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا ہے اور خاموشی سے مسجد کے سامنے سے گزر جاتا ہے۔ خواتین سر پر آنچل سرکا لیتی ہیں اور احتراماً ٹی وی کا والیوم کم کردیتی ہیں مگر چندے کیلئے اپنے گھر آنے والے مسجد اور مدرسے کے سفیر کو 20 روپے سے 100 روپے کے چندے کے لئے کئی کئی بار چکر لگانے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے، اگر کیبل کنکشن یا موبائل کا معاملہ ہو تو وقت سے پہلے ری چارج کرلیا جاتا ہے۔ ایسا ہی حال عربی پڑھانے والے مدرسین و معلمین کے ساتھ ہوتا ہے۔ عصری تعلیم کے ٹیوشن کے لئے منہ مانگی فیس دی جاتی ہے۔ اور جس علم کی بدولت دنیا اور آخرت کی فلاح و بہبود ہے' جس کی وجہ سے پڑھنے والا بھی اور اس کا انتظام کرنے والے کی آخرت سنورتی ہے' اس علم کو حاصل کرنے کے لئے چند روپئے احسان جتا کر دیئے جاتے ہیں۔ شاید مسلمانوں کے زوال' ان کے ہر طرف سے پٹنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ علمائے کرام اور اکابرین کا ہم احترام نہیں کرتے، جو انبیاء کے وارث کا احترام اور لحاظ نہیں کرتے وہ بھلا اللہ کے رحم و کرم کے مستحق کیسے ہوسکتے ہیں، یہ تو اللہ رب العزت کی علمائے کرام اور اساتذہ کرام پر خصوصی رحمت ہے کہ معمولی تنخواہوں میں ان کی گزر بسر ہوتی ہے کیوں کہ ان کی کمائی میں اللہ نے برکت رکھ دی ہے۔

دینی مدارس اور مساجد کے انتظامات میں ہر مسلمان کو اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لینا چاہئے، کیوں کہ یہ ہیں تو ہمارا وجود باقی ہے، مساجد کی بے حرمتی پر ہم بہت شور مچاتے ہیں مگر ان مساجد کی حرمت کو برقرار رکھنے کے لئے ہم کیا کرتے ہیں ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لیں، مدارس اور مساجد کے عطیات اور عربی کے معلمین و مدرسین کے ہدیہ کو معقول بنایا جائے' اس سے آپ کو قلبی طمانیت بھی ہوگی اور اللہ رب العزت غیب سے آپ کی آمدنی میں برکت دے گا۔ ہمارے علمائے کرام، حفاظ ہمارا وقار ہیں۔ وہ اگر معاشی طور پر آسودہ حال ہوں گے تو وہ تعلیم بھی صحیح طور پر دے سکیں گے۔ ائمہ اور مؤذنین کا اعزازیہ اتنا ضرور ہو کہ معاشی مسائل نماز کے دوران وسوسے پیدا نہ کریں، یہ مساجد کی انتظامی کمیٹیوں کے ساتھ ساتھ ہر محلے کے اصحاب حیثیت کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ ان علمائے کرام حفاظ کی خیر خیریت دریافت کریں، ان کے علاج و معالجہ کے انتظامات کروائیں، ان کے بچوں کی تعلیم کی کفالت کی جائے۔

شاندار، ایرکنڈیشنڈ مساجد کی تعمیر، لاکھوں روپئے کے جھومر و فانوس آرام دہ قالین اور جائے نماز سے زیادہ ضروری ہے کہ ائمہ اور مؤذنین، علماء اور حفاظ کی معاشی حالت کو بہتر بنایا جائے۔

جہاں تک مساجد اور دینی مدارس کے بانیان اور انتظامی کمیٹی کے ذمہ داران کا تعلق ہے' ان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ائمہ، مؤذنین اور معلمین کے مسائل کو حل کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں، ہم نے تو قرآن یا دینیات مسجد کے صحن میں پڑھا،

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ مساجد ہمارے دینی اور ثقافتی مراکز ہیں، کیوں کہ عالم اسلام کی پہلی درسگاہ مسجد نبوی کے صحن میں ''صفہ'' پر شروع ہوئی تھی۔

آج بھی مساجد کو علم ودانش کے مراکز کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے، ویسے اکثر و بیشتر مقامات پر مساجد کا صحیح استعمال کیا جارہا ہے، دینی مدارس میں عصری تعلیم کا امتزاج شروع ہوا ہے جو وقت کی ضرورت ہے، اچھی اور فصیح اردو میں ہم شہری علاقوں میں تو کام چلاسکتے ہیں' شہر سے 50 سے 100 کیلومیٹر کے فاصلے پر ہمیں مقامی زبان میں بات کرنی ہوتی ہے' اس لئے دینی مدارس میں جو بھی مقامی زبان ہو چاہے تلگو' مراٹھی' بنگالی' کنڑا ہو یا ہندی، سکھائی جائے، تاکہ برادرانِ وطن تک ہم اپنے دین حق کا پیغام پہنچاسکیں، عصری تعلیم کی اہمیت سنت رسول ہے۔ کیوں کہ جنگ بدر کے قیدیوں کو جو فدیہ دینے قابل نہ تھے انہیں عصری علم سکھانے کے عوض رہا کیا گیا تھا۔ ورنہ مسلمانوں اور کافر دونوں کی زبان ایک ہی تھی۔

یہ خوش آئند بات ہے کہ بہت سارے دینی مدارس میں انگلش، جرنلزم، کمپیوٹر کورس کا بھی اہتمام ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دینی مدارس ہی کی بدولت اردو زندہ ہے' یہ مدارس نہ رہیں تو اردو ختم ہوجائے۔ اردو نے مسلمانوں کا مذہب سے رشتہ جوڑے رکھا ہے۔ ہم تفسیر، قرآن، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اردو ہی میں سمجھ سکتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دینی مدارس سے تعلق رکھنے والے طلباء میدان صحافت میں غیر معمولی خدمات انجام دے رہے ہیں' یہ ایماندار اور سچے صحافی ہیں جو معاشرہ کی اصلاح کرسکتے ہیں۔ دینی مدارس آج جو خدمات انجام دے رہے ہیں' اس کی قدر کی جانی چاہئے۔ لہٰذا اِن مدارس کا مالی استحکام ایک بہترین مستحکم مسلم معاشرہ کا ضامن ہے۔

رمضان المبارک

قلب ہے ایمان سے سرشار، میں روزے سے ہوں
یہ عبادت کچھ نہیں دشوار، میں روزے سے ہوں

مجھ کو گالی مت دے میرے یار میں روزے سے ہوں
تجھ سے کر سکتا نہیں تکرار، میں روزے سے ہوں

میرا لہجہ نرم ہے اور میری آنکھیں خوش کلام
دیکھ لو چہرے پہ ہیں آثار، میں روزے سے ہوں

نفس امّارہ! مجھے لغزش پہ آمادہ نہ کر
تیری ہر دعوت سے ہے انکار، میں روزے سے ہوں

کیوں مجھے تو پوچھتا ہے چائے پانی بار بار
کہہ چکا ہوں تجھ سے کتنی بار، میں روزے سے ہوں

دھیان میرا بانٹتا ہے کیوں یہ سوشل میڈیا
بند کر ٹی وی، ہٹا اخبار، میں روزے سے ہوں

پوچھ مت اس پیاس کی شدت میں کیسا لطف ہے
تو نہیں سمجھے گا اے مے خوار! میں روزے سے ہوں

تو مرے اخلاص کو ثابت قدم رکھ اے خدا!
سامنے کھانوں کا ہے انبار، میں روزے سے ہوں

جن گناہوں میں ملوث تھا میں گیارہ ماہ تک
شاد بھائی ان سے ہوں بیزار، میں روزے سے ہوں

عبدالکریم شاد

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

دعوت دین

اور اس کی مشکلات

جناب مدثر جمال تونسوی

دعوت دین کے تین بنیادی ارکان ہیں:

۱) دعوت دینے والا

۲) جسے دعوت دی جائے

۳) جس چیز کی دعوت دی جائے

دعوت دین میں جس چیز کی دعوت دی جاتی ہے وہ دینِ اسلام ہے اور دینِ اسلام میں دو امتیازی خصوصیات ہیں:

وہ دائمی ہے یعنی اب قیامت تک کے لیے بس یہی دین ہے، اور آفاقی ہے یعنی تمام انسانیت کے لیے بھی یہی دین ہے۔ ایسا نہیں کہ مشرق والوں سے کوئی اور دین قبول کرلیا جائے اور مغرب والوں سے کوئی اور! نہیں اگر مشرق و مغرب کے رہنے والے اپنا دین مقبول بنانا چاہتے ہیں تو ایک ہی راستہ ہے کہ وہ دین اسلام کو قبول کرلیں۔

دعوت دین لے کر جو شخص کھڑا ہوتا ہے وہ مسلمان ہے اور اس ذمہ داری کو لیتے ہی اس پر مزید کئی ذمہ داریاں آن پڑتی ہیں۔ ان ذمہ داریوں میں دو کو سرفہرست رکھ سکتے ہیں:

ایک یہ کہ وہ اس مقصد کے لیے خود کو دائمی بنالے، یعنی اس دعوت دین کو اپنا مشن بنالے، کیوں کہ یہ دین دائمی ہے تو محنت بھی دائمی چاہتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ وہ آفاقی بن جائے، یعنی اس کی محنت کا ہدف تمام عالم ہو جائے، کیوں کہ یہ دین عالمی ہے۔ اس لیے بہ خوبی سوچ لینا چاہئے کہ یہ کام جس قدر خوش نصیبی کا ہے، اسی قدر بھاری ذمہ داری بھی ہے۔

یہ اس امت کی بڑی خوش نصیبی ہے کہ اسے دین کا داعی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے نفع کے لیے بھیجے گئے ہو، نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو (آل عمران)

اس امت کی دعوت کا میدان پوری دنیا ہے، تمام انسانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کو تمام انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجا، آپ کی بعثت تمام انسانوں کے لیے ہے اور قیامت تک کے لیے ہے، آپ کو خاتم النبیین بنایا گیا اور آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا، تو دعوت دین کی ذمہ داری کا بوجھ آپ کے ماننے والوں پر رکھ دیا گیا، خصوصاً اہل علم کو انبیاء کرام علیہم السلام کا وارث ٹھہرایا گیا، کیوں کہ وہ اس علم اور نورِ نبوت کی تعلیم و ترویج اور تبلیغ و اشاعت کرتے ہیں جس علم اور نور کو لے کر اللہ تعالیٰ کے نبی اس دنیا میں آئے تھے۔

پھر ہمارا دین اس حوالے سے ممتاز ہے کہ وہ دنیا کے تمام شعبوں میں صحیح اور غلط کی رہنمائی کرتا ہے اور ہر زمانے میں کرتا رہے گا، اور یہ بھی اہم بات ہے کہ یہ دین کسی مخصوص طبقے کے ساتھ خاص نہیں ہے، اس کا مخاطب ہر شخص ہے، چاہے وہ امیر ہو یا غریب، وہ امریکہ و برطانیہ کا رہنے والا ہو، یا روس اور چین و جاپان کا، الغرض مشرق و مغرب جہاں کہیں کا بھی رہنے والا انسان ہے، یہ اسلام اسے مخاطب کرتا ہے اور اسے اُس دین کی طرف بلاتا ہے، جسے اللہ تعالیٰ کے آخری رسول محمد ﷺ لے کر آئے اور جس کی پسندیدگی کا اعلان قرآن کریم میں کر دیا گیا اور قیامت تک کے لیے کر دیا گیا، بلکہ وہ لوگ جو پہلے سے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین سے کسی نہ کسی حد تک جڑے ہوئے تھے انہیں بھی غلط روی چھوڑ کر صحیح دین کی طرف بلایا گیا اور نہ ماننے کی صورت میں ان کے سامنے کلمہ حق کہنے کی تلقین کر دی گئی۔ درج ذیل آیت

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

کریمہ میں یہی چیز بیان ہوئی ہے:

ترجمہ: ''اے اہل کتاب! آجاؤ اس بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر (متفق علیہ) ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اور کسی کو اُس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائیں، اور ہم آپس میں اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں، پھر بھی اگر وہ اعراض برتیں تو تم صاف صاف کہہ دو کہ ہم تو اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے ہی ہیں!''

(سورہ آل عمران:۶۴)

داعی دین پر جس قدر بھاری بوجھ ہے اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اعلی صفات سے پوری طرح آراستہ ہو اور مسلسل اپنی ظاہری و باطنی حالت کا جائزہ لیتا رہے اور دیکھتا رہے کہ کہیں میرے ظاہر یا باطن میں کوئی ایسا تغیر تو نہیں آرہا جو دعوت دین کی راہ سے مجھے دور کرنے کا سبب بن جائے؟ ان صفات میں سے بعض اہم صفات درج ذیل ہیں:

ایمان۔ اور ایسا ایمان جو مستحکم ہو، غیر متزلزل ہو۔

یقین۔ اور ایسا یقین جو ہر رکاوٹ کو عبور کرنے اور توڑنے کی ہمت دلا سکے۔

اخلاص۔ اور ایسا اخلاص کہ دنیا کا سب کچھ بھی لُٹ جائے تو اس کی نیت و جذبات سلامت رہیں۔ خصوصا اگر وہ کسی کی ماتحتی میں ہے تو اسے اپنے اخلاص کا بار بار جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

علم۔ اور ایسا علم جس سے وہ معروف اور منکر کو الگ الگ پہچان سکے، کیوں کہ اگر اسے معروف و منکر کی پہچان نہیں ہے تو عین ممکن ہے کہ وہ معروف کا حکم دینے کے بجائے معروف سے روکنے والا اور منکر سے روکنے کی بجائے خود منکرات میں مبتلا ہونے والا بن جائے۔ جیسا کہ بہت سی جگہوں پر اس کا مشاہدہ بھی ہو چکا ہے، مثلا یہی امر بالمعروف و نہی عن المنکر والی آیت مبارکہ کی تفسیر میں جب اس کا جہاد سے تعلق واضح کیا جائے تو اسے قبول کرنے کی بجائے اس کا انکار کیا جاتا ہے اور اس صحیح بات کو غلط کہہ دیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ معروف و منکر اور امر و نہی کا صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں باقاعدہ عنوان قائم کر کے یہ بات سمجھائی ہے کہ کوئی بات کہنے اور اس پر عمل کرنے سے پہلے اس کا علم حاصل کرنا ضروری ہے ورنہ جو بات علم کے بغیر کہی جائے یا اس پر عمل کیا جائے تو اس میں فلاح کے بجائے فساد کا امکان قوی ہوتا ہے۔

ہمارے زمانے میں دعوت دین کے راستے میں کئی مشکلات ہیں۔ اس دور میں مادیت اور خودنمائشی کا اتنا غلبہ ہے جو شاید ماضی میں کبھی نہیں رہا، آج جس قدر سرمایہ داری کا زور ہے اس نے ہر چیز کو کمرشلائز کر دیا ہے اور غیر تو غیر اپنے بھی انہی کی رو میں بہہ کر مغالطے دینے میں لگے رہتے ہیں۔

آپ میں سے بھی کئی لوگوں نے یہ عام مغالطہ تو سنا ہی ہوگا کہ جب لوگ بھوک سے مر رہے ہیں اور آپ کسی مرد سے جا کر کہتے ہو کہ وہ داڑھی رکھ لے، اور عورت سے جا کر کہتے ہو کہ وہ پردہ کر لے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ بھوکے کو تو روٹی چاہئے اور بس! اس وقت کا یہی بنیادی مسئلہ ہے۔ مگر آپ خود بتائیں کیا یہ حقیقت ہے؟ کیا واقعی سب داڑھی کٹانے والے بھوک سے مر رہے ہیں؟ اور کیا سب بے پردہ عورتیں بھی بھوک سے مری جا رہی ہیں؟

یہ ایک مثال ہے ورنہ معاشرے میں ایسی اور بھی کئی مثالیں موجود ہیں جن کے ذریعے نفسیاتی طور پر بلیک میل کر کے دینی شعائر کی قدر و اہمیت گھٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس ماحول میں داعی دین کو بیدار مغز بھی ہونا چاہئے جو اس قسم کی چالاکیوں کا مسکت جواب دے سکے اور متحمل مزاج ہونا بھی ضروری ہے جو ایسی باتیں سن کر طیش میں نہ آئے بلکہ ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچ کر مؤثر انداز میں اپنی بات پہنچا سکے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

شمالی ہندوستان کی قدیم تعلیمی اور دعوتی درس گاہ

جامعۃ الامام ولی اللہ الاسلامیۃ، پھلت ضلع مظفرنگر

مقام پوسٹ: پُھلت، ضلع مظفرنگر (یوپی)

جامعہ کے شعبہ جات

شعبہ عربی: اس شعبہ میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نظام کے مطابق حفظ و تجوید اور ثانویہ اولیٰ سے عالیہ ثالثہ شریعہ (ہفتم عربی) تک تعلیم کا نظم ہے، کالج اور یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ طلبہ کیلئے عالمیت کا خصوصی نصاب ہے، جو پانچ سال پر مشتمل ہے

شاہ ولی اللہ اکیڈمی: حضرت شاہ ولی اللہؒ کی دینی علمی خدمات اور تحقیقی کاموں کی اشاعت اور ان کے افکار ونظریات کی اشاعت کیلئے اس اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اکیڈمی اب تک دو درجن سے زائد کتابیں شائع کر چکی ہے۔

ماہنامہ ارمغان: اُردو زبان میں ایک رسالہ ارمغان کے نام سے 28 سالوں سے پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

فیض الاسلام ہائی اسکول: جامعہ کے زیر انتظام کے جی سے لے کر دسویں جماعت تک اُردو، عربی دینیات کے ساتھ عصری تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ یہ شعبہ یوپی تعلیمی بورڈ سے منظور شدہ ہے۔

دارالقضاء والافتاء: ہندوستان کی مؤقر تنظیم آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے زیر اہتمام دارالقضاء (شرعی پنچایت) کا انتظام ہے، جس میں مسلمانوں کے خاندانی مسائل، نکاح طلاق وراثت وغیرہ کے متعلق جھگڑوں اور قضیوں کا شریعت کی روشنی میں حل کیا جاتا ہے۔

بزم ولی اللّٰھی: جامعہ کے طلبہ کی انجمن ہے جس کا مقصد طلبہ کے اندر ذوق مطالعہ پیدا کرنا اور تقریری وتحریری صلاحیتوں کو پروان چڑھانا ہے۔

شعبہ اصلاح معاشرہ: اس شعبہ کے تحت اصلاح معاشرہ کمیٹی مقامی اور علاقائی سطح پر ماہانہ اصلاحی پروگرام منعقد کراتی ہے۔

اپیل

مسلم معاشرہ کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے اور ملی امتیاز اور اسلامی تشخص کی بقا، دعوت الی اللہ اور اسلام کے تہذیبی سرمایہ کی حفاظت کے لئے جامعہ امام ولی اللہ پھلت کے کاموں اور منصوبوں کا یہ بہت مختصر تعارف ہے، کورونا کی وجہ سے بہت سی جگہ ہمارے نمائندوں کا سفر کرنا مشکل ہے، اس لئے درخواست ہے کہ اپنے زکوٰۃ وعطیات کی رقم براہ راست جامعہ کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا کر اطلاع کر دیں تاکہ ان کی رسید بنائی جا سکے۔

منجانب: ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی (معتمد شعبہ مالیات) موبائیل: 9760977713

جامعۃ الامام ولی اللہ الاسلامیۃ، پھلت ضلع مظفرنگر

AXIS BANK A/C. No. 912010066072620 IFSC UTIB0001330

HDFC Bank A/c. No. 50200027532693 IFSC HDFC0002013

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

خبروں کی دنیا

News World

محمد ادریس ولی اللھی

جامعۃ المومنات کسیروہ میں ختم بخاری کا پروگرام

کتاب وسنت لازم ملزوم ہیں قرآن کریم کی عملی تصویر دیکھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور سیرت طیبہ کو دیکھنا ہوگا تبھی ہم قرآن کریم کو سمجھ سکتے ہیں اس لئے وہ طالبات یقیناً مبارکباد کی مستحق ہیں جنہوں نے احادیث رسول کے ذخیرہ سے علمی سیرابی کی اور کتاب اللہ کے بعد مستند ترین کتاب بخاری شریف کے علوم سے فیض حاصل کیا،ان خیالات کا اظہار جامعۃ المومنات کسیروہ کی بزم خدیجۃ الکبریٰ کے زیرانتظام ختم بخاری شریف کی بابرکت ردائے فضیلت کی تقریب کے موقع پر طالبات کو آخری حدیث بخاری شریف کا درس دیتے ہوئے مفتی محمد عاشق صدیقی قاضی شریعت دارالقضاء آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ پھلت نے کیا،اس موقع پر یہاں سے فارغ ہونے والی چھ طالبات کو سند حدیث اور ردائے فضیلت سے نوازا گیا واضح رہے کہ یہ ادارہ زیرسرپرستی داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صاحب صدیقی وزیرانتظام حضرت مولانا محمد اقبال قاسمی گزشتہ کئی سالوں سے مصروف عمل ہے،اس موقع پر مولانا محمد عمر ناصحی ندوی نے علم حدیث پر روشنی ڈالی اور اسلام میں اس کی اہمیت کو اجاگر کیا،حافظ محمد ادریس ولی اللھی نے منتظمین ومعلمات جامعہ کو مبارکباد پیش کی اور ادارہ کے اس گراں قدر کارنامہ کو سراہا۔اس نشست کی مہمان خصوصی داعیہ زینب آپا نے سبھی فارغ ہونے والی طالبات اوران کے اہل خانہ کو مبارکباد پیش کی اور جامعہ کی کارکردگی بالخصوص لوک ڈاؤن کے زمانہ کو کارگر بناتے ہوئے تعلیمی سلسلہ گھر پر جاری رکھتے ہوئے بچیوں کے تعلیمی نظم ونسق کو سراہا۔پروگرام کا آغاز جامعہ کی طالبہ صفیہ کی تلاوت اور صالحہ کی نعت پاک سے ہوا جبکہ زینب آپا کی دعا پر پروگرام اختتام کو پہنچا۔

دارالعلوم عزیزیہ سٹھیڑی کا سالانہ اجلاس

۲۳/مارچ کو پھلت سے متصل بستی سٹھیڑی کے دارالعلوم عزیزیہ کا سالانہ اجلاس عام حسب روایت بڑی شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوا،جس کی صدارت داعی اسلام حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی نے فرمائی۔اس موقع پر حفظ قرآن کی تکمیل کرنے والے ۱۱/طلبہ کی دستار بندی بھی صدر محترک کے دست مبارک سے کی گئی، پروگرام کو خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا نے فرمایا کہ قرآن کریم ہمارے لئے راہ نجات ہے،اس کی طرف دعوت دے کر ہم نہ صرف اللہ کے مقرب بن سکتے ہیں بلکہ اپنے فرض منصبی دعوت دین کی ذمہ داری بھی ادا کر سکتے ہیں،انھوں نے ان اساتذہ اور طلباء کو مبارک باد پیش کی جنھوں نے قرآن کریم کے لئے ایسی جدوجہد کی۔ماہنامہ ارمغان کے مدیر مولانا وصی سلیمان ندوی نے تعلیم وتعلیم کی فضیلت کے موضوع پر خطاب کیا،اوراپنے بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں کوئی سمجھوتہ نہ کرنے کی تلقین کی،اورسو فیصد تعلیم کی طرف آنے کی دعوت دی۔دارالمبلغین لکھنؤ سے مولانا عبد الباری فاروقی نے مسلمانوں کو باہمی تعاون پر ابھارا،اور اتحاد و اتفاق سے رہنے کی نصیحت کی۔مفتی محمد عاشق صدیقی ندوی نے مسلمانوں کو ایک مثالی معاشرتی نظام قائم کی ضرورت پر زور دیا۔ مولانا محمد عالم قاسمی بڈھانوی،مفتی محمد خالد میرٹھی کے علاوہ کئی اور علماء نے بھی پروگرام کو خطاب کیا،قاری معین الدین کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا اور حافظ محمد سلیم نے خوب صورت نظامت کی، ادارہ کے ناظم قاری محمد مبین کے شکریہ کے ساتھ یہ مجلس ختم ہوئی۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

فقہی مسائل

مفتی محمد عاشق صدیقی ندوی

س: اعتکاف کا وقت کیسے گزارا جائے کچھ نشان دہی کیجئے؟

ج: اعتکاف کے آداب میں سے یہ ہے کہ سوائے اچھی بات کے دوسری باتیں نہ کرے، ہاں جو باتیں گناہ کی نہ ہوں انھیں کرنے کی گنجائش ہے، اعتکاف کے درمیان تلاوتِ قرآن مجید، حدیث کا درس ومطالعہ، علمی مذاکرہ، رسول اللہ، انبیاء کرام اور اولیاء امت کی سیرت کا مطالعہ اور دینی مضامین کے لکھنے وغیرہ میں گذارے "ویلازم التلاوۃ والحدیث والعلم وتدریسہ وسیر النبی واخبار الصالحین وکتابۃ امور الدین"۔ (ہندیہ:۱۱/۲۱۲)

س: حالت اعتکاف میں بیوی سے صحبت کا کیا حکم ہے؟

ج: اعتکاف کی حالت میں عورت سے جنسی تعلق یا اس کے تمہیدی افعال بوس وکنار وغیرہ جائز نہیں، اور اگر حالت اعتکاف میں صحبت کر لے تو اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔ (ہندیہ:۱/۲۱۳)

س: اعتکاف کی حالت میں معتکف کے لئے کون سے اعمال کی اجازت ہے؟ یعنی اس کے آداب کیا ہیں؟

ج: ضروری گفتگو کرنے کی اجازت ہے اعتکاف کی حالت میں مکمل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا مکروہ ہے، معتکف کپڑے بدل سکتا ہے، خوشبو لگا سکتا ہے، سر میں تیل ڈال سکتا ہے، البتہ اسے گالی گلوج اور لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہئے؛ لیکن ایسا کر لے تو اس کی وجہ سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔ عذر کی وجہ سے مسجد سے باہر جایا جا سکتا ہے، عذر سے مراد ہے پیشاب، پائخانہ، اگر جامع مسجد نہ ہو تو جمعہ کے لئے جانا، اگر کوئی کھانا پہنچانے والا نہ ہو تو کھانے کے لئے نکلنا وغیرہ، ان مقاصد کے لئے مسجد سے باہر کام کے لئے مطلوبہ وقت کے بقدر نکلا جا سکتا ہے، (ردّ المحتار:۳/۴۳۸، ہندیہ:۱/۲۱۲)

س: بیمار کو دیکھنے یا مردہ کو دیکھنے اسی طرح نماز جنازہ میں شرکت کے لئے معتکف باہر جا سکتا ہے یا نہیں؟

ج: رمضان کے مسنون اعتکاف میں مریض کی عیادت، نمازِ جنازہ اور مسجد سے باہر بیان واجتماع وغیرہ میں شرکت کے لئے جانا درست نہیں، ہاں اگر اعتکافِ واجب ہو اور نذر ماننے کے وقت ان امور کو مستثنیٰ کر لیا ہو، تو ان مقاصد کے لئے نکلنے کی گنجائش ہے۔ (ردّ المحتار:۳/۴۳۹)

س: صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت کیا ہے؟

ج: عید الفطر کے دن صبح ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہو جاتا ہے، لہٰذا جو شخص صبح ہونے سے پہلے ہی انتقال کر گیا تو اُس پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوگا اور جو بچہ صبح سے پہلے پیدا ہوا ہے، تو اُس کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔

س: صدقہ فطر کس وقت ادا کیا جائے؟

ج: صدقہ فطر کی ادائیگی کا اصل وقت عید الفطر کے دن نمازِ عید سے پہلے ہے البتہ رمضان کے آخر میں کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر نماز کیلئے جانے سے قبل ادا کر دیا جائے۔ (بخاری ج۱/۵۰۹، مسلم ج۲/۲۸۵)

س: کیا صدقہ فطر اپنے شہر کے علاوہ دوسرے شہریوں کو بھی دیا جا سکتا ہے؟

ج: جی ہاں دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں غریب رشتہ دار رہتے ہیں یا وہاں کے لوگ زیادہ مستحق ہیں اُن کو بھیج دیا تو مکروہ نہیں ہے۔ البتہ اگر اپنے قریبی رشتہ دار یا علاقہ کے افراد زیادہ مستحق ہوں تو ان کو دینا چاہئے۔

PDF Created by #Mohammad Yousuf Usman {e-Mail : purkhas@gmail.com} WhatsApp No.: +91 9412583371

آخری صفحہ

رزق حلال کی اہمیت

سیدہ فاطمہؓ نے انہیں بتایا کہ فلاں شخص جو ہمارا پڑوسی ہے اس کے گھر میں فاقے ہو رہے ہیں، حضرت علیؓ یہ بات سن کر بے تاب ہوگئے کہ کس طرح اپنے غریب پڑوسی کی مدد کریں، گھر میں تلاش کیا کوئی چیز ایسی مل جائے جس کو فروخت کرکے پڑوسی کی مدد کی جاسکے، بہت تلاش کے بعد ایک پرانی زرہ ملی جو کسی وقت مال غنیمت میں ملی تھی، اسے لے کر گھر سے نکلے کہ فروخت کرکے پڑوسی کی مدد کریں، ظہر کی اذان ہوگئی تو زرہ باہر رکھ کر مسجد میں چلے گئے کہ بعد میں فروخت کروں گا، نماز کے بعد مسجد سے نکلے تو دیکھا کہ زرہ موجود نہیں ہے، کوئی اٹھا کر لے گیا ہے، حضرت علیؓ بہت غمگین ہوئے، کہ کس طرح تو یہ زرہ ملی تھی، سوچا تھا کم از کم پڑوسی کے آج کے فاقے کا نظم تو ہوجائے گا، بہت اداس گھر لوٹے، اسی فکر میں تھے کہ کوئی صورت غریب پڑوسی کی مدد کی نکلے اس حال میں ایک دن گذر گیا مگر کوئی نظم نہیں ہوسکا۔ اسی فکر میں اگلی صبح گھر سے نکلے کہ کسی ساتھی سے پڑوسی کا حال بتا کر مدد کے لئے کہیں گے، اچانک دیکھا کہ ایک صحابی سامنے سے گذرے، جن کے ہاتھ میں وہی زرہ تھی۔ ہماری اور آپ کی طرح وہ چور چور تو نہیں کہہ سکتے تھے، کہ صحابہ کرام کو اللہ کے حبیب ﷺ نے اہل ایمان کی عزت اور قدر خوب سمجھا دی تھی، حضرت علی نے ان کو سلام کیا اور پوچھا کہ یہ زرہ آپ کو کہاں سے ملی؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کے فلاں پڑوسی سے خریدی ہے، حضرت علیؓ صدمے سے بیٹھ گئے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ صحابی نے کہا: اے علی اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ میں نے درہم دے کر یہ زرہ خریدی ہے۔ حضرت علی نے فرمایا: یہ زرہ میں گھر سے لے کر اس لئے آیا تھا کہ فروخت کرکے اس کی رقم اسی پڑوسی کو دوں گا، مگر افسوس اس نے حلال پر قناعت نہ کی، اور مسجد کے باہر سے چرا کر بیچ دی، یعنی اس زرہ کی قیمت اس کو ہی ملنی تھی، جو اگر میں بیچتا تو اس کے لئے حلال ہوتی، مگر اس نے چرا کر بیچ دی اور اسے اپنے لئے حرام کرلیا۔

ہمارے نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے، اس کا رزق، اس کی عمر اور اس کی موت کا بہانہ لکھ دیا جاتا ہے، اس کے بعد اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔

رزق شریعت کی اصطلاح میں موت سے پہلے کام آنے والی ہر چیز کو کہتے ہیں، کتنا رزق کھائے گا، کتنے بڑے مکان کا مالک ہوگا، کتنی پراپرٹی ملکیت میں ہوگی، کتنے کپڑے پہنے گا، کتنی ہوا کھائے گا اور کتنی دوا کھائے گا، یہ روح ڈالنے پہلے کاتب تقدیر نے لکھ دیا ہے۔ انسان کو اس کا ہرگز اختیار نہیں کہ اپنے رزق کو کم کرلے یا زیادہ کرلے، اختیار صرف اس کا دیا گیا ہے کہ اس کو حلال کرے یا حرام کرے۔ زرہ کے پیسے حلال طریقہ سے بھی اسی کو ملنے تھے، مگر بے چارہ نے اپنی ناعاقبت اندیشی سے چرا کر حلال کے بجائے حرام کرلئے۔

خود مالک کائنات کا ارشاد ہے:

وفی السماء رزقکم وما توعدون فو رب السماء والارض انه لحق مثل ما انکم تنطقون

آسمانوں میں ہے تمہارا رزق، اور اس کو تم تک پہنچانے کا وعدہ ہے، پس آسمانوں اور زمین کے رب کی قسم یہ بات کوئی اجنبی نہیں ایسی عام بات ہے جیسے تم اپنی آنکھوں دیکھی باتوں کا ذکر کرتے ہو۔ آسمانوں میں کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے مقدر کا رزق تمہاری دسترس سے باہر آسمانوں میں ہے، اور وہاں سے مقدر کا رزق تمہارے لئے اتارا جاتا ہے، اب یہ تم پر ہے اگر جھولی یا برتن گندہ یا حرام لے کر حاصل کروگے تو رزق بھی حرام اور ناپاک بن جائے گا، اور اگر احتیاط کرکے حلال اور پاکیزہ راستے سے حاصل کروگے تو حلال اور پاکیزہ رزق تم کو مل کر رہے گا۔

اس کے بعد بھی ایک مومن جس کا تقدیر پر بھی ایمان ہو اور حرام مال پر آخرت میں سزا اور عذاب کا یقین بھی ہو، حلال کو چھوڑ کر حرام کمائی کی طرف کوشش و محنت کرے، تو خود اپنے ساتھ کس قدر احمقانہ دشمنی ہے۔ کاش ہم اس گُر کو سمجھیں اور حرام کمائی سے حد درجہ بچ کر حلال اور طیب کمائی کی فکر کریں۔

مولانا محمد کلیم صدیقی